Postal Reg. No. L/P/GDP-1 DEC 2007

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 56

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly BADR Qadian

شمارہ 18

شرح چندہ
سالانہ 250 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

15 ربیع الثانی 1428 ہجری 3 ہجرت 1386 ہش 3 مئی 2007ء

اخبار احمدیہ

قادیان 28 اپریل 2007 (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت سے ہیں الحمد للہ۔ کل حضور پُر نُور نے مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی صفت القدوس کے حوالہ سے احباب جماعت کو نصائح فرمائیں۔ احباب حضور پر نور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

’’جس نے اپنے کسی مسلمان بھائی کے عیب کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کے عیب کو ڈھانک دے گا‘‘

ارشاد باری تعالیٰ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الْاِسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ۝ (الحجرات: 13-12)

ترجمہ: اے مومنو! کوئی قوم کسی قوم سے اسے حقیر سمجھ کر ہنسی مذاق نہ کیا کرے۔ ممکن ہے کہ وہ ان سے اچھی ہو اور نہ (کسی قوم کی) عورتیں دوسری (قوم کی) عورتوں کو حقیر سمجھ کر ان سے ہنسی ٹھٹھا کیا کریں۔ ممکن ہے کہ وہ (دوسری قوم یا حالات والی) عورتیں ان سے بہتر ہوں اور نہ تم ایک دوسرے پر طعن کیا کرو اور نہ ایک دوسرے کو برے ناموں سے یاد کیا کرو، کیونکہ ایمان کے بعد اطاعت سے نکل جانا ایک بہت ہی برے نام کا مستحق بنا دیتا ہے (یعنی فاسق کا) اور جو بھی توبہ نہ کرے وہ ظالم ہوگا۔ اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچتے رہا کرو، کیونکہ بعض گمان گناہ بن جاتے ہیں، اور تجسس سے کام نہ لیا کرو۔ اور تم میں سے بعض بعض کی غیبت نہ کیا کریں۔ کیا تم میں سے کوئی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے گا (اگر تمہاری طرف یہ بات منسوب کی جائے تو) تم اس کو ناپسند کرو گے اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو، اللہ بہت ہی توبہ قبول کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

☆...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنھما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ’’مسلمان مسلمان کا بھائی ہے وہ اس پر ظلم نہیں کرتا اور نہ ہی اسے اکیلا اور تنہا چھوڑتا ہے۔ جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی میں لگا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجات پوری کرتا جاتا ہے اور جس نے کسی مسلمان کی کوئی تکلیف دور کی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مصائب میں سے ایک مصیبت کم کر دے گا اور جو کسی مسلمان کی ستاری کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی ستاری فرمائے گا‘‘ (ریاض الصّلحین باب فی قضاء حوائج المسلمین)

☆...... ایک حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے راز اور سرگوشی کے انداز میں فرمایا ’’کہ تم میں سے کوئی اپنے رب کے قریب ہوگا۔ یہاں تک کہ وہ اس پر اپنا سایہ رحمت ڈالے گا، پھر فرمائے گا تو نے فلاں فلاں کام کیا تھا؟ وہ کہے گا ہاں میرے رب! پھر فرمائے گا فلاں فلاں کام بھی کیا تھا؟ وہ اقرار کرے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے اس دنیا میں تیری کمزوریوں کی پردہ پوشی کی آج قیامت کے دن بھی پردہ پوشی کرتا ہوں اور انہیں معاف کرتا ہوں‘‘ (بخاری کتاب الادب باب ستر المومن علی نفسہ)

☆...... ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ’’جس نے اپنے کسی مسلمان بھائی کے عیب کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کے عیب کو ڈھانک دے گا۔ اور ستاری فرمائے گا اور جو اپنے کسی مسلمان بھائی کی پردہ دری کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے عیب اور ننگ کو اس طرح ظاہر کرے گا کہ اس کے گھر میں اس کو رسوا کر دے گا‘‘۔ (سنن ابن ماجہ کتاب الحدود باب الستر)

(باقی صفحہ 13 پر دیکھیں)

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان کی تشویشناک علالت

احباب جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں خصوصی دُعاؤں و صدقات کی درخواست

قادیان 28 اپریل: محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کو مورخہ 24 اپریل بروز منگل ہلکا بخار ہوا جس نے رات تک شدت اختیار کر لی۔ آپ کو شدید کپکپی محسوس ہوئی۔ چنانچہ مکرم ڈاکٹر عبد الحفیظ صاحب نے گھر پر ہی ادویہ دیں اور اگلے روز صبح آپ کو امرتسر کے اسکارٹ ہسپتال میں داخل کرایا گیا جہاں Test وغیرہ لئے گئے۔ ماہر ڈاکٹروں کی تشخیص کے مطابق آپکی صحت کی خرابی کی بڑی وجہ پراسٹیٹ کی خرابی ہے۔ جس کے باعث بلڈ میں انفیکشن پھیل گئی ہے اور جس نے برین، لیور اور کڈنی پر بھی اثر کیا ہے۔ آج تک کی اطلاع کے مطابق فی الحال Brain active نہیں ہوا ہے اس لئے قومہ کی حالت بدستور قائم ہے 27 اپریل کو گردوں کی صفائی کیلئے آپ کو ڈائیلسس پر رکھا گیا جس سے کڈنی اور لیور کے فنکشن میں قدرے بہتری ہے آج بھی یہ عمل دوہرایا جائے گا۔ دل کی حالت ٹھیک ہے۔ بلڈ پریشر بھی نارمل ہے فی الوقت آپ Vantilater پر ہیں۔

حضرت صاحبزادہ صاحب مدظلہ العالی کی علالت کا سن کر آپ کی تینوں صاحبزادیاں، تینوں داماد اور صاحبزادے محترم صاحبزادہ مرزا کلیم احمد صاحب بھی امریکہ سے پہنچ چکے ہیں۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 27 اپریل کے خطبہ جمعہ میں خطبہ ثانیہ سے قبل حضرت میاں صاحب کی علالت کا ذکر فرما کر آپ کیلئے دعا کا اعلان فرمایا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ آپ بڑی قربانی کرنے والے وجود ہیں۔

احباب جماعت حضرت صاحبزادہ صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے لئے خصوصی دُعاؤں اور صدقات کے سلسلہ کو جاری رکھیں اور اسی طرح حضرت صاحبزادہ صاحب کی بیگم حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ حضرت میاں صاحب کی علالت کے باعث آپ کی صحت پر بھی اثر ہے۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے حضرت صاحبزادہ صاحب مدظلہ العالی کو معجزانہ طور پر شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے اور خدمت دین کرنے والی فعال اور بابرکت زندگی سے نوازے۔ آمین۔ (ادارہ)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

ایک صدی پہلے کے دو مباہلے

قسط:2

اور

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم الشان فتح

گزشتہ گفتگو میں ہم نے عرض کیا تھا کہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مخالف مولویوں کی شدید مخالفتوں، شوخیوں اور اشتعال انگیزیوں سے تنگ آکر انہیں 1892ء میں مباہلہ کا چیلنج دیا تھا۔ ہم نے اس مباہلہ کے اقتباسات پیش کر کے بتایا تھا کہ اس میں گیارہویں نمبر پر مولوی ثناء اللہ امرتسری کا نام تھا۔

اب ہم اس گفتگو کو مزید آگے بڑھاتے ہوئے عرض کرتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ بالمقابل مباہلے کے لئے تو تیار نہ ہوا البتہ اپنی تحریر و تقریر کے ذریعہ طرح طرح کی دُشنام طرازی اور بکواس میں مشغول رہا۔ اور پھر امرتسر ضلع کے ایک گاؤں مُدّ میں گاؤں کے لوگوں نے ایک شخص کے احمدی ہونے پر وہاں ایک مباحثہ رکھا اور غیر احمدیوں نے اس کیلئے مولوی ثناء اللہ امرتسری کو بُلایا ادھر قادیان سے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت سید سرور شاہ صاحب کو بھجوایا اور دونوں کے درمیان مُدّ میں مُناظرہ ہوا۔ پورے گاؤں میں صرف تین چار احمدی تھے جبکہ گاؤں کی کل آبادی مخالف غیر احمدیوں پر مشتمل تھی۔ یہ مُباحثہ 29/30 اکتوبر 1902ء کو ہوا۔ ثناء اللہ امرتسری نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف سخت ہتک آمیز زبان استعمال کی۔ گاؤں کے لوگوں کو اشتعال پر اُکسایا اور کہا کہ مرزا صاحب کی ساری پیشگوئیاں جھوٹی نکلیں۔ اس پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کتاب "نُزول المسیح" کا ضمیمہ بعنوان "اعجاز احمدی" تصنیف فرمایا اور مولوی ثناء اللہ کو ایک مرتبہ پھر مباہلہ کا چیلنج دیا اور ان کو لکھا کہ اگر وہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کو سچا نہیں سمجھتے تو ــــــ

"قادیان میں آکر کسی پیشگوئی کو جھوٹا تو ثابت کریں اور ہر ایک پیشگوئی کیلئے ایک ایک سو روپیہ انعام دیا جائے گا اور آمد و رفت کا کرایہ علیحدہ۔" (اعجاز احمدی)

اسی کتاب "اعجاز احمدی" میں آپ نے پیشگوئی کے رنگ میں فرمایا کہ:-

"مولوی ثناء اللہ کے ذریعہ سے عنقریب تین نشان ظاہر ہوں گے۔

(1) وہ قادیان میں تمام پیشگوئیوں کی پڑتال کے لئے میرے پاس ہرگز نہیں آئیں گے اور سچی پیشگوئیوں کی اپنے قلم سے تصدیق کرنا ان کے لئے موت ہوگا۔

(2) اگر اس چیلنج پر وہ مستعد ہوئے کہ کاذب صادق سے پہلے مر جائے تو ضرور وہ پہلے مریں گے۔

(3) اور سب سے پہلے اس اُردو مضمون اور عربی قصیدہ کے مقابلہ سے عاجز رہ کر جلد تر ان کی رُوسیاہی ثابت ہو جائے گی۔ (یہ اُردو مضمون اور عربی قصیدہ بھی حضور نے کتاب "اعجاز احمدی" میں ہی تحریر فرمایا ہے۔) (اعجاز احمدی صفحہ 148)

ان ہر سہ پیشگوئیوں کے بعد آپؑ نے ایک عربی قصیدہ جو مناظرہ مُدّ کے حالات پر مشتمل تھا صرف 5 یوم میں تحریر فرمایا اور اس کے مقابل مولوی ثناء اللہ امرتسری کو ایک عربی قصیدہ بنانے کا چیلنج دیا اور اس کو 14 دن کی مہلت دی جس میں وہ قصیدہ بذریعہ ڈاک حضور علیہ السلام تک بھیجنا بھی شامل تھا۔ حضور نے فرمایا اگر یہ قصیدہ مدّت معینہ تک بھجوایا گیا تو دس ہزار روپے کا انعام ثناء اللہ امرتسری اور اس کے ساتھی مولویوں کو دیا جائے گا۔

پھر فرمایا:-

"دیکھو میں آسمان اور زمین کو گواہ رکھ کر کہتا ہوں کہ آج کی تاریخ سے اس نشان پر حصر رکھتا ہوں۔ اگر میں صادق ہوں اور خدا جانتا ہے کہ میں صادق ہوں تو کبھی ممکن نہ ہوگا کہ مولوی ثناء اللہ اور ان کے تمام مولوی پانچ دن میں ایسا قصیدہ بنا سکیں اور اُردو مضمون کا رَدّ لکھ سکیں کیونکہ خدا تعالیٰ ان کی قلموں کو توڑ دے گا اور ان کے دلوں کو غبی کر دے گا۔" (اعجاز احمدی صفحہ 148)

لیکن وہ میعاد گزر گئی اور ثناء اللہ امرتسری نہ تو انفرادی طور پر نہ اپنے ہم قُماش علماء سے اجتماعی طور پر ایسا قصیدہ لکھوا سکا اور پیشگوئی کے مطابق سچ مچ اللہ تعالیٰ نے ان کے دل غبی کر دیئے اور ان کے قلم توڑ دیئے اور نہ ہی اس نے مباہلہ کے چیلنج کو قبول کیا۔ البتہ وہ 10 جنوری 1903ء کو بغیر بتائے مناظرہ کرنے کی غرض سے قادیان پہنچ گیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس ٹھہرنے کی بجائے اسلام کے اشدترین معاندین، قادیان کے آریوں کے پاس ان کے مَندِر میں جا ٹھہرا اور دوسرے روز 11 جنوری کو حضرت اقدس علیہ السلام کی خدمت میں لکھا کہ:-

"میں اعجاز احمدی کی دعوت کے مطابق قادیان آگیا ہوں۔ امید ہے کہ آپ میری تفہیم میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کریں گے اور حسب وعدہ خود مجھے اجازت بخشیں گے کہ میں مجمع میں آپ کی پیشگوئیوں کی نسبت اپنے خیالات ظاہر کروں۔"

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے مولوی ثناء اللہ صاحب کو پیشگوئیوں کی پڑتال کے لئے دعوت دی تھی نہ کہ اُن کو مناظرہ کیلئے بلایا تھا۔ کیونکہ آپ بہت سے مناظرے ہو جانے کے بعد اپنی کتاب "انجام آتھم" میں حلفاً یہ اعلان فرما چکے تھے کہ آئندہ ان لوگوں سے مناظرہ نہیں کیا جائے گا۔ لیکن مولوی ثناء اللہ صاحب مناظرہ کی طرح ڈالنا چاہتے تھے تا اگر حضرت اقدس منظور فرمالیں تو مولوی صاحب موصوف کو یہ کہنے کا موقع مل جائے گا کہ انہوں نے اپنی قسم کی خلاف ورزی کی ہے۔ اور اگر آپ منظور نہ کریں تو مولوی صاحب یہ کہہ دیں کہ باوجود مجھے بُلانے کے میری تسلی کرنے سے انکار کر دیا۔ حضرت اقدس نے انہیں لکھا کہ پیشگوئیوں کی تحقیق کے لئے یہ صورت کافی ہے کہ آپ کو جس پیشگوئی پر شُبہ پیدا ہو وہ ڈیڑھ دو سطر میں مجھے لکھ کر دے دیں گے اور میں اس کا جواب دوں گا اگر کوئی اور شُبہ پیدا ہو تو وہ بھی لکھ کر دے سکتے ہیں اگر یہ منظور نہ ہو تو خیر، ورنہ مناظرے نہ کرنے کا تو مَیں "انجام آتھم" میں اعلان کر چکا ہوں۔ لیکن چونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب کا مقصود پیشگوئیوں سے متعلق شبہات رفع کرانا نہیں تھا بلکہ وہ تو یہی تجویز کر کے قادیان آئے تھے کہ مناظرہ کی صورت نکل آئے۔ اس لئے وہ حضرت اقدس کی تجویز پر رضامند نہیں ہوئے اور واپس امرتسر روانہ ہو گئے اور اس طرح حضرت اقدس کی وہ پیشگوئی کہ مولوی ثناء اللہ صاحب قادیان میں تمام پیشگوئیوں کی پڑتال کے لئے میرے پاس ہرگز نہیں آئیں گے پُوری ہوگئی۔

قادیان سے واپس جانے کے بعد مولوی ثناء اللہ کی شوخیاں اور لن ترانیاں لگاتار جاری رہیں اور 1903ء میں انہوں نے امرتسر سے ایک اخبار بنام "اہلحدیث" بھی نکالنا شروع کر دیا جس میں لگاتار حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف بدزبانی کرنا ان کا شیوہ بن گیا۔ بالآخر فروری 1907ء میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے قادیان کے آریوں کے مقابلہ میں اپنی کتاب "قادیان کے آریہ اور ہم" شائع فرمائی اور اس میں اپنی پیشگوئیوں کی صداقت پر لالہ ملاوامل اور لالہ شرمپت کو بالمقابل حلف کیلئے بُلایا اور ساتھ ہی ان کے ہم جنس مولوی ثناء اللہ امرتسری کو جو 1903ء میں قادیان کے آریوں کا مہمان بنا تھا اس کتاب کا ایک نسخہ بھیجا۔

(منیر احمد خادم)

...... جاری ......

منظوم کلام سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

دیکھو خدا نے ایک جہاں کو جھکا دیا   گمنام پاکے شُہرۂ عالم بنا دیا
جو کچھ مری مُراد تھی سب کچھ دکھا دیا   مَیں اِک غریب تھا مجھے بے انتہا دیا
دنیا کی نعمتوں سے کوئی بھی نہیں رہی   جو اس نے مجھ کو اپنی عنایات سے نہ دی
ایسے بَدوں سے اُس کے ہوں ایسے معاملات   کیا یہ نہیں کرامت و عادت سے بڑھ کے بات
جو مفتری ہے اس سے یہ کیوں اِتّحاد ہے   کس کو نظیر ایسی عِنایات کی یاد ہے
مجھ پر ہر اِک نے وَار کیا اپنے رنگ میں   آخر ذلیل ہوگئے انجامِ جنگ میں
اِن کینوں میں کسی کو بھی ارماں نہیں رہا   سب کی مُراد تھی کہ مَیں دیکھوں رہِ فنا
تھے چاہتے کہ مجھ کو دکھائیں عَدَم کی راہ   یا حاکموں سے پھانسی دلا کر کریں تباہ
یا کم سے کم یہ ہو کہ مَیں زنداں میں جا پڑوں   یا یہ کہ ذلتوں سے مَیں ہو جاؤں سَرنگوں
یا مُخبری سے ان کی کوئی اور ہی بَلا   آجائے مجھ پہ یا کوئی مقبول ہو دُعا
پس ایسے ہی ارادوں سے کر کے مقدّمات   چاہا گیا کہ دن مرا ہوجائے مجھ پہ رات
کوشش بھی وہ ہوئی کہ جہاں میں نہ ہو کبھی   پھر اتفاق وہ کہ زماں میں نہ ہو کبھی
مجھ کو ہلاک کرنے کو سب ایک ہوگئے   سمجھا گیا مَیں بد، پہ وہ سب نیک ہوگئے
آخر کو وہ خدا جو کریم و قدیر ہے   جو عالم القلوب و علیم و خبیر ہے
اُترا مری مدد کے لئے کر کے عہد یاد   پس رہ گئے وہ سارے سیہ رُو و نامراد
کچھ ایسا فضل حضرتِ ربُّ الورٰی ہوا   سب دشمنوں کے دیکھ کے اَوساں ہوئے خطا
اِک قطرہ اُس کے فضل نے دریا بنا دیا   مَیں خاک تھا اُسی نے ثریّا بنا دیا
مَیں تھا غریب و بے کس و گمنام بے ہُنر   کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر
لوگوں کی اس طرف کو ذرا بھی نظر نہ تھی   میرے وجود کی بھی کسی کو خبر نہ تھی
اب دیکھتے ہو کیسا رجوعِ جہاں ہوا   اک مرجعِ خواص یہی قادیاں ہوا

خطبہ جمعہ

سورۃ فاتحہ میں مذکور صفات الٰہیہ کے ذکر پر مشتمل خطبات کے تسلسل میں اللہ تعالیٰ کی صفت مَالِک کے مختلف پہلوؤں کا قرآن مجید اور لغت اور مفسرین کی تفاسیر کے علاوہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پر معارف تشریحات کے حوالہ سے تذکرہ۔

اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کا فضل حاصل کرنے کے لئے ان صفات پر غور کرنا اور اپنے آپ کو ان کے مطابق ڈھالنا انتہائی ضروری ہے

گزشتہ خطبہ میں جس شہید کا ذکر کیا تھا ان کا نام محمد اشرف ہے اور وہ تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین سے تھے۔

پرانے خادم سلسلہ، مربی اور اُستاد جامعہ احمدیہ ربوہ **مکرم چوہدری منیر احمد صاحب عارف کی وفات** اور ان کی **خدمات کا تذکرہ۔**

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 9 / مارچ 2007ء بمطابق 9 / امان 1386 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ - اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ - مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ - اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ - صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ایک صفت مالک ہے جس کا سورۃ فاتحہ میں ذکر ہے اور کیونکہ گزشتہ کچھ عرصہ سے اللہ تعالیٰ کے صفاتی ناموں کا ذکر چل رہا ہے اور سورۃ فاتحہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے صفاتی ناموں کی جو ترتیب رکھی ہوئی ہے، اسی حساب سے مَیں نے ذکر شروع کیا تھا، اس لئے آج اس ترتیب کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کی صفت مالکیت کا بیان ہوگا۔ ترتیب کے لحاظ سے جیسا کہ ہم جانتے ہیں اس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے چوتھے نمبر پر فرمایا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں چوتھا احسان خدا تعالیٰ کا جو قسم چہارم کی خوبی ہے جس کو فیضان اخص سے موسوم کر سکتے ہیں، مالکیت یوم الدین ہے جس کو سورۃ فاتحہ میں فقرہ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْن میں بیان فرمایا گیا ہے۔ اور اس میں اور صفت رحیمیت میں یہ فرق ہے کہ رحیمیت میں دعا اور عبادت کے ذریعہ سے کامیابی کا استحقاق قائم ہوتا ہے۔ اور صفت مالکیت یوم الدین کے ذریعہ سے وہ ثمرہ عطا کیا جاتا ہے۔ (ایام الصلح۔ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 250 مطبوعہ لندن)

یعنی رحیمیت سے دعا اور عبادت کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے، انسان دعا اور عبادت کرتا ہے، اس سے مانگتا ہے اور مالکیت سے اس کا پھل ملتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی یہ ترتیب انتہائی پُر حکمت اور ہر ایک کو اپنی قدرت کے جلوے دکھاتی ہے، ہر اس شخص کو دکھاتی ہے جو اس پر کامل ایمان لانے والا ہے اور خالص ہو کر اس کا عبد بننے والا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی مزید وضاحت بھی فرمائی ہے۔ لیکن اس سے پہلے جیسا کہ مَیں نے عموماً طریق رکھا ہوا ہے لغت کے لحاظ سے اور دوسرے مفسرین نے جو تفسیریں کی ہیں وہ بیان کرتا ہوں۔

مفردات امام راغب میں لکھا ہے کہ اَلْمَالِكُ اسے کہتے ہیں جو عوام الناس میں اپنے احکام از قسم اوامر ونواہی اپنی مرضی کے مطابق چلاتا ہو۔ یہ پہلو صرف انسانوں کی سیاست یعنی ان کے معاملات کی تدبیر کرنے اور ان پر حکومت کرنے سے مختص ہے۔ اس بنا پر مَلِكُ النَّاس تو کہا جاتا ہے مگر مَلِكُ الْاَشْيَاء نہیں کہا جاتا۔ پھر کہتے ہیں کہ قول خداوندی مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْن کا معنی ہے کہ وہ جزا سزا کے دن میں ملک ہوگا۔ اس کی علماء کے نزدیک دو قرأتیں ہیں۔ مَلِكِ يَوْمِ الدِّيْن بھی پڑھتے ہیں اور مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْن بھی۔ لیکن زیادہ تر مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْن ہی پڑھا جاتا ہے۔ یہ معنی مندرجہ ذیل آیت کی بنا پر کیا گیا ہے کہ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ کہ آج کے دن بادشاہت کس کی ہے؟ اللہ ہی کی ہے جو واحد، صاحب جبروت ہے۔

پھر لسان العرب میں لکھا ہے: اَلْمَلِكُ، اللہ بادشاہ ہے۔ مَلِكُ الْمُلُوك بادشاہوں کا بادشاہ، پھر لَهُ الْمُلْكُ، بادشاہت اسی کی ہے اور هُوَ مَالِكُ يَوْمِ الدِّيْنِ وہ جزا سزا کے دن کا مالک ہے وَهُوَ مَلِيْكُ الْخَلْقِ، اس کے معنے لکھے ہیں رَبُّهُمْ وَمَالِكُهُمْ، وہ مخلوق کا ربّ اور مالک ہے۔

لسان العرب کے معنی سامنے رکھتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْن کے معنی یوں بیان فرمائے ہیں لیکن آپؓ نے اس میں مالک کے ساتھ یوم اور دین کے بھی علیحدہ علیحدہ، معنی حل کر کے پھر مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْن کے مفصل معنی لکھے ہیں۔ آپؓ لکھتے ہیں کہ اس کے معنی یہ بنیں گے کہ جزا سزا کے وقت کا مالک، شریعت کے وقت کا مالک، اور فیصلہ کرنے کے وقت کا مالک، مذہب کے وقت کا مالک۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس وقت مذہب یا شریعت کی بنیاد رکھی جاتی ہے اُس وقت اللہ تعالیٰ صفت مالکیت کا اظہار فرماتا ہے۔ اور کمزوری کے بعد اپنے پیارے کی جماعت کو صفت مالکیت کے تحت غلبہ عطا فرماتا ہے۔ پھر نیکی کے زمانے کا مالک اور گناہ کے زمانے کا مالک، یعنی جب بدی اور گناہ بہت پھیل جاتا ہے تو زمانے کا مالک مصلح اور نبی مبعوث فرما کر دنیا کی اصلاح اپنی مالکیت کی صفت کے تحت کرتا ہے۔ محاسبہ کے وقت کا مالک، اطاعت کے وقت کا مالک یعنی اطاعت کرنے والوں کے لئے خاص قانون قدرت ظاہر فرماتا ہے۔ معجزات بھی رونما ہوتے ہیں۔ خاص اور اہم حالتوں کا مالک یعنی اس کے حکم کے مطابق اعمال بجالانے والوں کے اجر اُن کو دیتا ہے جو آخر وقت تک وفا کے ساتھ اپنی حالتوں کو اس کے مطابق رکھیں، اس کے احکام کے مطابق رکھیں، وہ اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

اب بعض مفسرین جو پہلے گزرے ہیں ان کے حوالے پیش کرتا ہوں لیکن اس سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مالک کی جو تفسیر فرمائی ہے اور اس کو بھی آپؑ نے لسان العرب اور تاج العروس کے حوالے سے بیان فرمایا ہے کہ مالک لغت عرب میں اس کو کہتے ہیں جس کا اپنے مملوک پر قبضہ تامہ ہو، مکمل قبضہ ہو اور جس طرح چاہے اپنے تصرف میں لا سکتا ہو اور بلا اشتراک غیر یعنی بغیر کسی دوسرے کے اشتراک کے اس پر حق رکھتا ہو۔ اور یہ لفظ حقیقی طور پر یعنی بلحاظ اس کے معنوں کے بجز خدا تعالیٰ کے کسی دوسرے پر اطلاق نہیں پا سکتا۔ کیونکہ قبضہ تامہ پورا مکمل قبضہ تام، تصرف تام اور حقوق تامہ بجز خدا تعالیٰ کے اور کسی کے لئے مسلّم نہیں اسی کو ہر چیز کا مکمل طور پر تصرف ہے۔ مالک ہونے کی حیثیت سے، ربّ ہونے کی حیثیت سے، اس کا حق ہے۔

علامہ فخر الدین رازی کہتے ہیں کہ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْن کا مطلب ہے، دوبارہ اٹھائے جانے اور جزا سزا دیئے جانے کے دن کا مالک۔ اس کی تفصیل اس طرح ہے کہ نیکی بجالانے والے اور گناہگار، فرمانبردار اور نافرمان، موافق اور مخالف کے درمیان فرق ہونا ضروری ہے اور یہ فرق صرف جزا سزا کے دن ہی ظاہر ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَسَاءُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰى (النجم:32) تا کہ وہ ان لوگوں کو جو بُرائیوں کے مرتکب ہوئے ہیں ان کے عمل کی جزا دے اور وہ ان کو بہترین جزا دیتا ہے جو بہترین عمل کرتے ہیں۔

پھر قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَمْ نَجْعَلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِيْنَ فِي الْاَرْضِ۔ اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ كَالْفُجَّارِ (ص:29) کیا ہم ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ویسا ہی قرار دے دیں گے جیسا کہ زمین میں فساد کرنے والوں کو، یا کیا ہم تقویٰ اختیار کرنے والوں کو بدکرداروں جیسا سمجھ لیں گے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ اَكَادُ اُخْفِيْهَا لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا تَسْعٰى (طٰہٰ:16) ساعت ضرور آنے والی ہے بعید نہیں کہ میں اسے چھپائے رکھوں تا کہ ہر نفس کو اس کی جزا دی جائے جو وہ کوشش کرتا ہے۔ پھر امام رازیؒ کہتے ہیں کہ نیز واضح ہو کہ جس نے ایک ظالم کو مظلوم پر زور بخشا ہے، اگر وہ ظالم سے انتقام نہ لے تو یہ یا تو اس کے عاجز ہونے کی بنا پر ہوتا ہے کہ کوئی انتقام نہیں لیتا۔ کمزوری ہے تو اس لئے انتقام نہیں لیتا، یا لاعلم اور جاہل ہونے کی وجہ سے یا پھر اس بنا پر کہ وہ خود بھی ظالم کے ظلم سے راضی ہے۔ تو کہتے ہیں کہ یہ تینوں باتیں اللہ تعالیٰ کے متعلق قرار دینا محال ہے۔ سو لازمی ہوا کہ وہ مظلوموں کی خاطر ظالموں سے انتقام لے۔ لیکن جبکہ اس دنیاوی گھر یعنی دنیا میں ظالم سے انتقام لیا جانا بکمالہٖ نہیں ہوتا اس لئے لازمی ٹھہرا کہ اس دنیاوی گھر کے بعد ایک اُخروی گھر ہو۔ یہی مضمون ہے جو مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ اور فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَہٗ۔ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَہٗ (الزلزال:8-9) میں بیان ہوا ہے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کہ بعض علماء کے نزدیک مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ کی دوسری قرأت۔ مَلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ بھی ہے۔ لیکن علامہ فخر الدین رازی کہتے ہیں کہ مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ کی قرأت کو ترجیح دیتا ہوں، اس کے لئے وہ لکھتے ہیں کہ لفظ مَلِک کی نسبت مَالِک بندے کو اپنے ربّ کے فضلوں پر کہیں زیادہ امید دلانے والا ہے کیونکہ مَلِک یعنی بادشاہ سے زیادہ سے زیادہ جو امید رکھی جاسکتی ہے وہ عدل و انصاف ہے اور یہ کہ انسان اس سے کلیتاً بچ جائے۔ جبکہ مَالِک وہ ہے جس سے بندہ اپنا لباس، کھانا، رحمت اور تربیت و پرورش ہر چیز کا طالب ہوتا ہے۔ پس مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ میں مالک کا لفظ رکھ کر گویا اللہ تعالیٰ یہ فرما رہا ہے کہ اے میرے بندو! مَیں تمہارا مالک ہوں، تمہارا کھانا پینا، لباس، جزا، ثواب اور جنت سب میرے ذمہ ہے۔

پھر دوسری بات وہ کہتے ہیں کہ اگرچہ ایک مَلِک، بادشاہ ایک مالک کی نسبت زیادہ مال و دولت رکھنے والا ہوتا ہے۔ کیونکہ مالک مختلف نوعیت کے ہو سکتے ہیں۔ تھوڑی چیز کا بھی جو مالک ہے وہ اس کا مالک کہلائے گا اور بادشاہ کے اختیارات زیادہ ہیں تو اس لحاظ سے وہ کہتے ہیں کہ پھر بھی مَلِک کی امید تجھ سے ہوتی ہے کہ وہ تجھ سے کچھ حاصل کرے جبکہ مَالِک وہ ہے کہ تُو اس سے امید رکھتا ہے۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہم سے نیکیاں اور اطاعتیں بجالانے کا طلبگار نہ ہوگا بلکہ یہ چاہے گا کہ ہم اس سے طلبگار ہوں کہ وہ محض اپنے فضل سے ہم سے عفو اور درگزر اور مغفرت کا سلوک کرے اور ہمیں اپنی جنت عطا فرمائے۔ اس لئے امام کسائی کہتے ہیں کہ مَیں مَلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ کی بجائے مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ہی پڑھتا ہوں کیونکہ یہ قراءت اللہ تعالیٰ کے کثیر فضل اور وسیع رحمت پر دلالت کرتی ہے۔

تیسرا فرق ان کے نزدیک مَلِک اور مَالِک میں یہ ہے کہ جب بادشاہ کے سامنے سپاہی پیش کئے جاتے ہیں تو وہ ان میں بیماروں، کمزوروں کو ردّ کر دیتا ہے اور صرف قوی بدن اور تندرست افراد کو ہی قبول کرتا ہے اور کمزوروں، بیماروں کو کچھ بھی نہیں دیتا جبکہ مَالِک وہ ہے کہ اگر اس کا غلام بیمار پڑ جائے تو اس کا علاج معالجہ کراتا ہے، اگر غلام کمزور ہو تو مَالِک خود اس کی مدد کرتا ہے، اگر غلام کسی مصیبت میں پڑ جائے تو مَالِک اسے خلاصی دلاتا ہے، پس مَلِک کی بجائے مَالِک کی قرأت گناہگاروں اور بے سہاروں کے لئے زیادہ مناسب حال ہے۔

چوتھا فرق مَلِک اور مَالِک میں یہ ہے کہ مَلِک بادشاہ میں ہیبت اور ملکی انتظام و انصرام کرنے کی وجہ سے رعب و دبدبہ پایا جاتا ہے۔ جبکہ مَالِک میں رحمت و رأفت پائی جاتی ہے اور ہم بندوں کو ہیبت اور دبدبہ کی بجائے رحمت اور رأفت کی زیادہ احتیاج ہے۔

ابو عبداللہ محمد بن احمد القرطبی اس کے بارے میں لکھتے ہیں کہ اگر یہ سوال ہو کہ مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے آپ کو کیسے اس چیز کا مالک کہہ دیا جس کا ابھی وجود بھی نہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ مَالِک سے مراد قدرت رکھنے والا ہے یعنی یَوْمُ الدِّیْنِ میں وہی قادر ہوگا یا یَوْمُ الدِّیْنِ پر، جزاء سزا کے دن پر، اور اسے برباد کرنے پر کلیتاً قدرت اسی کو ہوگی کیونکہ جو کسی چیز کا مالک ہو وہ اس چیز میں تصرف کرنے کا حقدار بھی ہوتا ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو مکمل تصرف ہے اور اپنی مخلوق کی چیز پر قادر بھی ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ تو ہر چیز کا مالک ہے اور جس طرح چاہے اپنے ارادے کو نافذ کرنے والا ہے۔ کوئی کام اس کے لئے محال اور ناممکن نہیں۔ اور اگر یہ سوال ہو کہ اللہ تعالیٰ یَوْمُ الدِّیْنِ سمیت ہر چیز کا مالک ہے تو پھر یہاں صرف یَوْمُ الدِّیْنِ ہی کا بطور خاص کیوں ذکر کیا گیا ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس دنیا میں تو لوگ فرعون اور نمرود قسم کے بادشاہ کی مخالفت کر لیتے ہیں، بڑے بڑے بادشاہ طاقتور ہیں، زور آور ہیں ان کے خلاف بھی بول لیتے ہیں۔ آج بھی دیکھیں طاقتوروں کے خلاف کئی غریب لوگ بھی کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اس کی بادشاہت کے بارے میں جھگڑ لیتے ہیں، لیکن اس روز یعنی جزا سزا کے دن اللہ تعالیٰ سے کوئی شخص اس کی بادشاہت سے متعلق جھگڑ نہ سکے گا۔ جیسا کہ فرمایا لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ یعنی آج کے دن بادشاہت کس کی ہے؟ تو تمام مخلوقات جواب دیں گی لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ، اسی بنا پر مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ فرمایا۔ یعنی اس دن کے سوا کوئی مالک ہوگا نہ فیصلہ کرنے والا ہوگا اور نہ کوئی جزا سزا دینے کا مجاز ہوگا۔ پاک ہے اللہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

پھر کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی صفت اَلْمَلِکُ بھی آتی ہے اور اَلْمَالِکُ بھی، اَلْمَلِکُ اللہ تعالیٰ کی ذات کی صفت ہے اور اَلْمَالِکُ اس کے فعل کی صفت ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اس پر تفصیلی بحث فرمائی ہوئی ہے۔ جیسا کہ مَیں نے بتایا کہ مختلف لغات سے جو نتیجہ اخذ فرمایا اس سے وضاحت فرمائی کہ مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ کے کیا معنی بنتے ہیں۔ اس کی مزید وضاحت یہ ہے کہ مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ سے مراد صرف یہ نہیں ہے کہ آخرت کا مالک ہے دنیا کا مالک نہیں۔ بلکہ مراد یہ ہے کہ اس دنیا میں اللہ تعالیٰ نے قانون قدرت اور اپنی دوسری صفات کے تحت انسان کے لئے بعض باتیں مقدر کی ہوئی ہیں۔ ڈھیل دی ہوئی ہے یا چھوٹ دی ہوئی ہے۔ اس کی وجہ سے اس دنیا میں فوری جزا سزا نہیں ہے لیکن اس دن جو جزا سزا کا دن ہے اس دن کوئی مفر نہیں ہوگا۔ بلکہ تمام جزا سزا کا اللہ تعالیٰ خود فیصلہ فرمائے گا، کوئی کسی کے کام نہیں آئے گا۔ کوئی معافی اور توبہ اس وقت کام نہیں آئے گی۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ وَمَا اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ۔ ثُمَّ مَا اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ۔ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا۔ وَالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ (الانفطار:18-20) تجھے کیا پتہ کہ یَوْمُ الدِّیْن کیا ہے، پھر ہم کہتے ہیں کہ تجھے کیا پتہ جزا سزا کا دن کیا ہے؟ یَوْمُ الدِّیْن وہ ہے کہ جس دن کوئی شخص کسی دوسرے کے کام نہ آسکے گا۔ اور صرف خدا تعالیٰ کا حکم جاری ہوگا۔ یہ خوف کا مقام ہے لیکن اس کے ساتھ ہی مسلمانوں کے لئے، مومنوں کے لئے، جو اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے والے ہیں، اعمال صالحہ بجالانے والے ہیں، یہ خوشخبری بھی اس میں ہے کہ اگر خالص ہو کر اس کے احکامات پر عمل کر رہے ہو تو مالکیت یوم الدین تمہیں ان جنتوں کا وارث بنائے گی جن کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یوں فرمایا ہے کہ اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ۔ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ۔ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ (الحج: 57) کہ سلطنت اس دن اللہ ہی کی ہوگی۔ وہ ان کے درمیان فیصلہ کرے گا پس وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل بجالائے، نعمتوں والی جنتوں میں ہوں گے۔

جیسا کہ مَیں نے بتایا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مَالِک کے معنی میں فرمایا تھا کہ قبضہ تام والا، اور تصرف تام والا، اس کو ہر چیز پر مکمل قبضہ اور مکمل تصرف ہو۔ اس آیت میں یہ وضاحت فرمادی کہ جزا سزا کا دن کیسا ہوگا۔ اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ کہ سلطنت اس دن اللہ تعالیٰ کی ہوگی یعنی وہ صرف مالک ہی نہیں، وہ بادشاہ بھی ہوگا۔ کسی کو خیال آسکتا ہے کہ مَالِک ہے اور جیسا کہ پہلے بھی اس کے مختلف معنی میں بیان ہو چکا ہے کہ ہر مَالِک صاحب اختیار نہیں ہوتا لیکن یہ مَالِک وہ ہے جس کی بادشاہت بھی ہے۔ پس اس کی وضاحت فرمادی کہ ہر چیز مکمل طور پر اس کے تصرف میں ہے۔

دنیاوی بادشاہ کسی نہ کسی رنگ میں دوسروں کے محتاج ہوتے ہیں۔ ان کے سامنے لوگ کھڑے بھی ہو جاتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ ایسا بادشاہ ہے جو کسی کا محتاج نہیں، نہ اس دنیا میں نہ آخرت میں۔ اس لئے اس کی عام دنیاوی بادشاہوں کی طرح کی بادشاہت نہیں ہے بلکہ مَالِک ہونے کی وجہ سے مکمل تصرف والی بادشاہت ہے جو زمین پر بھی قائم ہے اور آسمان پر بھی قائم ہے۔ اس زندگی میں اُس نے اپنی مالکیت کے تحت چھوٹ دی ہوئی ہے جیسا کہ مَیں نے بتایا۔ اچھے اور برے عمل بتا دیئے کہ یہ عمل اچھے عمل ہیں۔ یہ کرو تو میری طرف سے بہترین جزا پاؤ گے۔ یہ عمل برے عمل ہیں۔ اگر یہ کرو گے تو پھر میں سزا کا بھی حق رکھتا ہوں، سزا دے سکتا ہوں، سزا دوں گا۔ اور جزا سزا کا فیصلہ مکمل طور پر میرے ہاتھ میں ہے۔ اس بارے میں کوئی کسی کے کام نہیں آسکتا، کوئی سفارش کام نہیں آئے گی۔ اس وقت کی کوئی معافی کام نہیں آئے گی۔ اللہ تعالیٰ خود فیصلہ کرنے والا ہے۔ پس ایمان لانے والوں اور نیک عمل کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ جنّاتِ نعیم یعنی نعمتوں والی جنت کی خوشخبری دیتا ہے۔ جبکہ کافروں کو اللہ تعالیٰ اس حوالے سے ڈراتا ہے جیسا کہ مختلف جگہوں پر برے اعمال کرنے والوں کے بارے میں فرمایا ہے کہ میں ان کو ان کے عملوں کی سزا دوں گا۔

ایک جگہ فرمایا ہے اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ (المطففین:8) یعنی بدکاروں کی جزا کا حکم یقیناً ایک دائمی کتاب میں ہے۔ یہ کافر اور فاجر سمجھتے تھے کہ جزا سزا کا دن نہیں آنا، وہ اللہ تعالیٰ کی چھوٹ کو، رعایت کو، اس کی مالکیت کا نہ ہونا سمجھتے تھے۔ جزا سزا کے دن کو اس دنیا میں جھٹلاتے رہے، اللہ تعالیٰ کی

حدود کو توڑتے رہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کے حد سے بڑھے ہوئے ہونے کی وجہ سے اور جزا سزا کے دن کے انکار کی وجہ سے وَیۡلٌ یَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُکَذِّبِیۡنَ (المطففین:9) اس دن جھٹلانے والوں کے لئے عذاب ہوگا۔ پس اللہ تعالیٰ مَلِکۡ بھی ہے اور مَالِکۡ بھی ہے اور اسے تصرف میں پوری آزادی حاصل ہے۔ نیک اعمال کرنے والوں کو جزا دیتا اور برے اعمال کرنے والوں کو سزا دیتا ہے۔ در مَالِکۡ ہونے کی حیثیت سے اس کو یہ بھی اختیار ہے کہ اگر چاہے تو معاف فرمادے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ اَلَمۡ تَعۡلَمۡ اَنَّ اللّٰہَ لَہٗ مُلۡکُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ۔ یُعَذِّبُ مَنۡ یَّشَآءُ وَیَغۡفِرُ لِمَنۡ یَّشَآءُ ۔ وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ (المائدہ:41) کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ ہی ہے جس کی آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے عذاب دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بخش دیتا ہے۔ اور اللہ ہر چیز پر جیسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

اس کا یہ بھی مطلب نہیں کہ بغیر کسی اصول کے بلا وجہ اللہ تعالیٰ پکڑ کر سزا دے دیتا ہے۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ جزا سزا کے دن، جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا، کوئی اپیل نہیں ہوگی، اس وقت کوئی واویلا کام نہیں آئے گا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ اعمال کی طرف توجہ دلاتا ہے کہ نیک عمل ہوں تو میری رضا حاصل کرنے والے ہوگے۔ جب تمہیں پتہ ہے کہ کوئی چیخ و پکار، کوئی اپیل اُس وقت کام نہیں آنی تو اپنے ایمانوں کو بھی مضبوط کرو، اپنے اعمال کی اصلاح کرو۔ سزا دینے میں تو اللہ تعالیٰ انتہائی نرمی کا سلوک فرماتا ہے۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ اس کا رحم اس کے غصہ پر غالب آ جاتا ہے۔ پس کس قدر بدبختی ہوگی کہ انسان اس کے باوجود ایسے ارحم الراحمین خدا کے غضب کا مورد بنے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں "مَالِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ اپنے فیضان کے لئے فقیرانہ تضرع اور الحاح کو چاہتی ہے"۔ اگر اس سے فیض اٹھانا ہے تو انتہائی عاجزی سے، دعاؤں سے اس کے آگے جھکنا ضروری ہے "اور صرف اُن انسانوں سے تعلق رکھتی ہے جو گداؤں کی طرح" (فقیروں کی طرح) "حضرت احدیت کے آستانہ پر گرتے ہیں اور فیض پانے کے لئے دامنِ افلاس پھیلاتے ہیں"۔

اللہ تعالیٰ کا فیض حاصل کرنے والے انتہائی عاجز اور غریب آدمی کی طرح اپنا دامن پھیلاتے ہوئے ان کے سامنے حاضر ہوتے ہیں" اور سچ مچ اپنے تئیں تہی دست پا کر خدا تعالیٰ کی مالکیت پر ایمان لاتے ہیں"۔ ان کو حقیقت میں اس بات کا علم ہوتا ہے اس کا پورا فہم و ادراک رکھتے ہیں۔ اور اس عاجزی کے ساتھ اللہ کے حضور پیش ہوتے ہیں کہ ہم بالکل خالی ہاتھ ہیں ہمارے پاس کچھ نہیں ہے اور اس کی مالکیت پر مکمل ایمان ہے۔ پھر فرمایا "یہ چار الٰہی صفتیں ہیں جو دنیا میں کام کر رہی ہیں اور ان میں سے جو رحیمیت کی صفت ہے وہ دعا کی تحریک کرتی ہے۔ اور مالکیت کی صفت خوف اور قلق کی آگ سے گداز کر کے سچا خشوع اور خضوع پیدا کرتی ہے کیونکہ اس صفت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ مالک جزا ہے۔ کسی کا حق نہیں جو دعویٰ سے کچھ طلب کرے اور مغفرت اور نجات محض فضل پر ہے"۔

(ایام الصلح۔ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 243)

پس مَالِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ کی صفت سے فیض پانے کے لئے نیک اعمال بجا لانا، اللہ تعالیٰ کے حکم پر چلنا، اس کی عبادت کی طرف توجہ دینا انتہائی ضروری چیزیں ہیں تا کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بن سکیں اور یوں مغفرت اور نجات حاصل کرنے والے ہوں۔

اس کا ایک اور پہلو بھی ہے۔ اس کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا ہے۔ یہ ترتیب بغیر حکمت کے نہیں ہے اس ترتیب میں بھی بڑی حکمت ہے۔ آپ نے بڑی تفصیل سے اس پر روشنی ڈالی ہے۔ خلاصۃً میں اس کو بیان کر دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ پہلے ربوبیت جو اللہ تعالیٰ کے رب ہونے کی صفت ہے، اس کے تحت نشوونما کے لئے ماحول تیار فرماتا ہے۔ کسی چیز کو پیدا کرنے کے بعد اس کو بڑھانے کے لئے اس کا ماحول مہیا کرتا ہے۔ وہ سامان پیدا فرماتا ہے جس میں نشوونما ہو سکتی ہے۔ پھر یہ سامان رحمانیت کے تحت بندے کو دیتا ہے۔ اس کے استعمال میں بھی آنے شروع ہو جاتے ہیں کہ اس کے لئے بھی روحانی ترقی ہو۔ آپ نے یہ روحانیت کے لئے زیادہ بیان فرمایا ہے لیکن دنیاوی لحاظ سے بھی یہی ہے۔ پھر جب بندہ اس سے فائدہ اٹھاتا ہے تو اس کے اعلیٰ نتائج پیدا فرماتا ہے اور یہ رحیمیت ہے، دعاؤں کو بھی پھل دیتا ہے اور چیزوں کو بھی پھل لگاتا ہے اور پھر مسلسل ان نتائج یا انعامات کے بعد مالکیت کی صفت کے تحت دنیا پر غلبہ دے دیتا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ نے الٰہی جماعتوں کی تقدیر لکھی ہوئی ہے کہ وہ غلبہ عطا فرماتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کے لئے یہ ترتیب اس طرح سے ہے، پہلے ربّ ہے، پھر رحمان، پھر رحیم اور پھر مَالِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ۔

اس کا موازنہ حضرت مصلح موعودؓ نے کیا کہ بندے کے لئے کیا ترتیب ہوگی۔ اس میں بھی یہی ترتیب ہونی چاہئے یا کوئی مختلف ترتیب ہوگی۔ تو اس کے لئے فرمایا کہ بندے کے لئے اللہ تعالیٰ کی ان صفات سے فائدہ اٹھانے کے لئے یا ان کا اظہار کرنے کے لئے ترتیب بدل جاتی ہے۔ کیونکہ بندے نے اللہ تعالیٰ کی طرف ترقی کرنی ہے اوپر جانا ہے۔ وہ پہلے مالک کی صفت کا مظہر بننے کی کوشش کرتا ہے تا کہ جو طاقتیں اللہ تعالیٰ نے اسے دی ہیں۔ اس سے انصاف اور عدل دنیا میں قائم کرے، اپنے ماحول میں قائم کرے اور شر سے بچنے کے لئے اور ماحول کو شر سے بچانے کے لئے کوشش کرے۔ پہلے مالکیت آئے گی۔ اس کے لئے اس مالکیت کے وقت میں، بعض معاملات سے صرفِ نظر بھی کرنا پڑتا ہے۔ چاہے وہ رحم کی نیت سے ہو یا درگزر کی وجہ سے ہو۔ پھر رحیمیت کا اظہار بندے کی طرف سے اپنے ساتھ کام کرنے والوں کے لئے ہوتا ہے۔

اپنے ماحول کے لئے اس کے دل میں قدردانی کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ ان کو بھلائی پہنچانے کی کوشش کرتا ہے۔ پھر انسان اس رحیمیت کے دور سے ترقی کرتا ہے تو رحمانیت کی صفت اختیار کر لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا خوف رکھنے والا ایک مومن رحمانیت کا اظہار کرتا ہے۔ اپنے پرائے سب بغیر کسی تفریق کے اُس کے نیک سلوک سے حصہ لے رہے ہوتے ہیں۔ معاشرے میں وہ نیکیاں پھیلا رہا ہوتا ہے۔ اور یہ چیز اِیۡتَآءِ ذِی الۡقُرۡبٰی کا نقشہ پیش کر رہی ہے، احسان سے بڑھ کر آگے چل رہی ہے۔ پھر جب اس سے ترقی کرتا ہے تو رب العالمین کا مظہر بننے کے لئے سوسائٹی کی اصلاح کی کوشش کرتا ہے۔ وہ ماحول پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے جہاں یہ ساری چیزیں پنپ سکیں۔ یہ بیان کرنے کے بعد حضرت مصلح موعودؓ نے یہ بیان فرمایا ہے کہ اس ترتیب سے جو بیان ہوئی ہے جو ان صفات کو اختیار کرتا ہے تو یہ سالکوں کے لئے اللہ کی طرف بڑھنے والوں کے لئے ایک رحمت ہوتی ہے۔

عام طور پر بھی دیکھیں تو انسان کی صفات، اس کی خوبیاں اُس وقت ہی کھل کر سامنے آتی ہیں جب اُس کے پاس کوئی طاقت ہو، اختیار ہو، کوئی ملکیت ہو۔ اعلیٰ اخلاق کا اُسی وقت پتہ چلتا ہے جب طاقت ہو، جب ایک مقام ہو۔ کمزور اور بے بس نے کسی سے رحیمیت کا کیا سلوک کرنا ہے اور کیا رحمانیت کا سلوک کرنا ہے اور پھر اسی طرح کسی سے ربوبیت کا کیا اظہار ہونا ہے۔ اپنے اپنے ماحول میں جو بھی ہے جتنا بھی ملکیت رکھتا ہے اس کو وہاں ان صفات کا اظہار کرنا چاہئے کیونکہ یہ کسی کی ملکیت کا زعم ہی ہے جو انسان کے دل میں تکبر اور نفرت بھی پیدا کرتا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کا فضل حاصل کرنے کے لئے ان صفات پر غور کرنا اور اپنے آپ کو ان کے مطابق ڈھالنا انتہائی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فضلوں سے ہمیشہ حصہ دیتا رہے اور جزا سزا کے دن بھی رحم حاصل کرنے والے ہوں۔

گزشتہ جمعہ میں مَیں نے جس شہید کا ذکر کیا تھا اُن کا نام بتانا بھول گیا تھا یہ محمد اشرف صاحب ہیں تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین کے جن کو شہید کیا گیا تھا۔ جو نو مبائع تھے۔

دوسرا آج ایک اور افسوسناک خبر بھی ہے کہ ہمارے ایک پرانے خادم سلسلہ، مربی اور استاد جامعہ احمدیہ، چوہدری منیر احمد عارف صاحب گزشتہ دنوں وفات پا گئے تھے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ ان کی عمر 78 سال تھی اور 1946ء میں انہوں نے زندگی وقف کی تھی۔ جامعہ 1956ء میں پاس کیا اور تقریباً 50 سال تک جماعتی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ برما میں مبلغ رہے، نائیجیریا میں مبلغ رہے۔ پھر جامعہ میں بطور استاد خدمات انجام دیتے رہے۔ تقریباً 27 سال انہوں نے جامعہ میں پڑھایا۔ ہوسٹل میں لمبا عرصہ سپرنٹنڈنٹ رہے، جو ہوسٹل میں رہنے والے ہیں وہ جانتے ہوں گے۔ بڑی نرم طبیعت کے ہنس مکھ انسان تھے اور 21 سال سے دارالقضاء میں بھی خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ وفات سے ایک دن پہلے بھی ایک کیس کے سلسلہ میں گاڑی منگوا کر آئے۔ ان سے چلا نہیں جا رہا تھا اور دو چھڑیوں کے سہارے، چلتے ہوئے دفتر میں آئے۔ دل کی تکلیف بھی تھی اور کمزوری بھی تھی اور اپنا قضاء کا پورا کیس سنا اور اسے نبٹایا اور ایک دن بعد کی تاریخ بھی مقرر کی۔ ان کو وہاں کے ناظم قضاء نے کہا کہ اتنی طبیعت خراب ہے تو آنے کی کیا ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا دل نہیں مانتا کہ جو جماعت کے کام میرے سپرد ہوئے ہیں ان میں کسی بھی طرح انکار کروں۔ اس لئے میرے سپرد جو کیس ہیں وہ تو مَیں نبٹاؤں گا۔ بہرحال اسی رات یا اگلے دن صبح ان کی وفات ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت کا سلوک فرمائے، درجات بلند فرمائے۔ ان کی اہلیہ، بیوہ، رضیہ منیر صاحبہ ان کا نام ہے اور ان کے علاوہ ان کی ایک بیٹی اور تین بیٹے ہیں۔ ابھی نمازوں کے بعد مَیں ان کی نماز جنازہ پڑھاؤں گا۔

تاریخ یہودِ مدینہ۔ قبل از اسلام

(سید عبد الحیٔ۔ ربوہ پاکستان)

ملک عرب کے علاقہ حجاز کے ایک غیر معروف سے گاؤں یثرب کو یہ فخر حاصل ہوا کہ وہ حضرت خاتم النبیین محمد مصطفیٰ ﷺ کا دارالہجرت قرار پائے۔ آنحضرتؐ کے قدوم میمنت لزوم سے یثرب مدینہ الرسولؐ اور مدینہ طیبہ کہلایا اور یہ گاؤں جو بیماریوں اور نحوستوں کیلئے مشہور تھا حضور کے انفاس قدسیہ سے شعائر اللہ میں سے قرار پایا۔ مدینہ میں مہاجرین اسلام کی آمد سے قبل عرب اور یہودی آباد تھے۔ اس مضمون میں خصوصیت سے یہ بتانے کی کوشش کی گئی ہے کہ مدینہ کے ساتھ یہود کا کب سے تعلق ہے اور اس کے ساتھ ساتھ یہودِ مدینہ کے ثقافتی، مذہبی، علمی اور اقتصادی حالات کا مختصر جائزہ لے کر مقامی عربوں اور آباد یہود کے باہمی تعلقات پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔

آنحضرت ﷺ اور اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ہجرت کے بعد یہودِ مدینہ کی تاریخ کا دوسرا دور شروع ہوتا ہے۔ جو ان کے حق میں بہت تاریک اور تکلیف دہ ثابت ہوا۔

یہود مدینہ کے تذکرہ سے قبل مدینہ کی مختصر تاریخ کا تذکرہ مناسب معلوم ہوتا ہے۔ سو اسی مناسبت سے سب سے پہلے ہم مدینہ کی تاریخی حیثیت کو لیتے ہیں۔

محلّ وقوع

مدینہ جو اسلام سے پہلے یثرب کے نام سے مشہور تھا*39.55 طول بلد اور *24.15 عرض بلد پر اس شاہراہ پر واقع ہے جو قدیم زمانہ میں شام سے یمن جاتی تھی (دائرۃ المعارف لمحمد فرید وجدی ج10)

شام یورپ کا دروازہ تھا اور یمن کی بندرگاہوں پر چین، ہندوستان اور دیگر مشرقی ممالک کا سامان تجارت آکر اترتا تھا اور پھر قافلوں کے ذریعہ صحراء کو عبور کر کے شامی منڈیوں میں پہنچتا تھا۔

آب و ہوا

آب و ہوا صحرائی علاقہ ہونے کی وجہ سے سردیوں میں سخت سرد اور گرمیوں میں سخت گرم ہوتی ہے۔ رات کو گرمی کے موسم میں بھی خنکی ہوتی ہے۔ اردگرد کی زمین زرخیز ہے۔ زراعت اور کھجوروں کے باغات ابتدائی زمانہ سے ہی چلے آتے ہیں۔

وجہ تسمیہ

رسول اللہ ﷺ کے مکہ سے ہجرت کرنے کے بعد اس جگہ کا نام ''المدینہ'' رکھا گیا۔ لیکن پہلے یثرب کے نام سے مشہور تھا۔ یثرب کی وجہ تسمیہ سے متعلق مؤرخین اور مستشرقین نے بہت قیاس آرائیاں کی ہیں۔ نورالدین علی بن السید نے اپنی کتاب وفا الوفاء فی اخبار دارالمصطفی میں یثرب کو اثرب کی ایک قرأت قرار دیا ہے۔ جس طرح یلملم کو المسلم بھی کہتے ہیں۔ ان کے نزدیک چونکہ طوفان نوح کے بعد حضرت نوح کی اولاد نے یہاں بھی پناہ لی تھی۔ اس نسبت سے یہ یثرب کہلاتا ہے۔ کیونکہ تثریب کے معنی سرزنش اور گناہ کا مواخذہ ہیں۔ (وفاء الوفا از نورالدین علی)

حضرت ابن عباس اور زمخشری نے بھی اسے ہی قبول کیا ہے۔

صاحب دائرۃ المعارف نے اسے اتریبس سے معرب قرار دیا ہے۔ یہ لفظ ان کے نزدیک مصری ہے۔ (دائرۃ المعارف لوجدی جلد ۱۰)

کلبی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ طوفان نوح کے بعد عبیل بن عوص بن ادم بن سام بن نوح اس جگہ آکے آباد ہوا تھا۔ عبیل کے بیٹے کا نام یثرب تھا اس لئے بستی کا نام بھی یثرب ٹھہرا۔

ابو القاسم الزجاجی کے نزدیک یثرب کو آباد کرنے والا شخص یثرب بن قانیہ بن مہارابیل بن ادم بن عبیل بن عوص بن ادم بن سام بن نوح تھا۔

(وفاء الوفاء)

صاحب معجم البلدان نے بھی اس کو درست تسلیم کیا ہے۔

یثرب کی تاریخ بنیاد

اگر مذکورہ روایات کو درست تسلیم کیا جائے تو اس سے یہ نتیجہ کم از کم نکلتا ہے کہ یثرب کو آباد کرنے والا نوح کی ذریت سے کوئی شخص تھا۔ اور طوفان نوح کے جلد بعد وہ ہجرت کر کے اس علاقے میں آکر آباد ہو گیا تھا لیکن بعض مؤرخین کے نزدیک مدینہ کی بنیاد رکھنے والے بنی اسرائیل تھے۔ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں یہاں آکر بوجوہ چند آباد ہو گئے تھے۔ چنانچہ ابو عبیدہ بن عمار بن یاسرؓ کی روایت کے مطابق حضرت موسیٰؑ اس علاقہ سے گزرے اور بنی اسرائیل کو یہاں آباد کیا تھا۔ (وفاء الوفاء)

لیکن اس روایت کے پیچھے کوئی تاریخی شواہد موجود نہیں۔ مستند تواریخ سے ثابت ہے کہ مدینہ میں یہود کے آنے سے بہت قبل عمالقہ آباد تھے جو مصر سے آئے تھے۔

اگر مذکورہ روایت کو درست تسلیم کیا جائے تو مدینہ کی تاسیس قریباً 1400 ق م میں ہوئی ہوگی۔

لیکن مصر کے مشہور محقق محمد فرید وجدی نے مدینہ کی تعمیر تاریخ اور کتبات کے شواہد کی بناء پر 1600 ق م یا 2222 قبل الہجرت قرار دی ہے (دائرۃ المعارف جلد 10) یہ تاریخ موسیٰ علیہ السلام سے 200 سال قبل بنتی ہے اور یہ قرین قیاس بھی ہے۔ کیونکہ نوح کی ساتویں اور آٹھویں پشت قریباً اسی دور میں موجود تھی۔

مدینہ کی ابتدائی تاریخ سے متعلق کوئی بات بھی حتمی طور پر نہیں کہی جاسکتی۔ انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کے مصنفین نے انتہائی تحقیق کے بعد یہی نتیجہ نکالا ہے کہ:۔

"There were in later times no reliabie tradiation regarding the origin and the earliest history of Madina"

ترجمہ: مدینہ کی تاریخ اور ابتداء کے بارے میں ماضی بعید میں کوئی مستند روایت موجود نہیں۔

مدینہ کے پہلے آباد کار

پہلے اس امر کا ذکر گزر چکا ہے کہ بعض مؤرخین کے نزدیک یثرب کو ابتداء میں آباد کرنے والے بنی اسرائیل تھے جیسا کہ وفاء الوفاء کے مصنف نے ابوعبیدہ بن عبداللہ کی روایت اپنی کتاب میں درج کی ہے۔

اسی خیال کا اظہار ابن ہشام نے اپنی سیرت اور ابوالفرج الاصفہانی نے اپنی کتاب الاغانی میں کیا ہے۔ (الروض الانف)

لیکن ان آراء کو وزن حاصل نہیں۔ یہ درست ہے کہ بنی اسرائیل 1000 ق م (حضرت داؤد سے کچھ زمانہ قبل) حجاز میں موجود تھے۔ لیکن اس سے یہ ثابت نہیں ہو جاتا کہ یثرب کو اسرائیلیوں نے ہی آباد کیا تھا۔

اس بارے میں زیادہ صائب رائے یہ ہے کہ یہود جب یثرب میں داخل ہوئے ہیں اس وقت وہاں پہلے ہی عمالقہ کی آبادی موجود تھی۔ یہ وہی عمالقہ ہیں جنہوں نے یمن اور شام اور حجاز میں دیر تک حکومت کی ہے۔

مسلمان مؤرخین میں سے بھی محقق طبقہ نے موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں بنی اسرائیل کے مدینہ میں ہجرت کرنے کے واقعہ کو غلط لکھا ہے۔ چنانچہ علامہ ابن خلدون نے اس پر اپنی تاریخ میں تفصیلی بحث کی ہے۔

تاریخ کی بعض کتب میں عمالقہ کی بجائے مدینہ کا بانی صعل اور عالج قبائل کو قرار دیا گیا ہے۔ یہ قبائل اپنے آپ کو نوح کی اولاد قرار دیتے تھے۔

(وفاء الوفاء)

یہود کا مدینہ میں ورود

یہود کے مدینہ کو وطن بنا لینے کا زمانہ بہت قدیم ہے۔ تواریخ میں زمانہ کی تعیین میں بہت اختلاف ہے۔ اس بنا پر حتمی طور پر نہیں کہا جاسکتا کہ یہود کب مدینہ میں آباد ہوئے۔

ا۔ ابتدائی مسلمان مؤرخین نے اپنی کتب میں اسی روایت کو دہرایا ہے جس میں موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں بنی اسرائیل کے مدینہ میں آباد ہونے کا ذکر ہے۔ گو واقعات میں جزوی اختلاف ہے لیکن اس پر وہ متفق ہیں کہ یہ ہجرت موسیٰؑ کے وقت میں ہوئی۔ اس روایت کو یاقوت نے معجم البلدان میں (ج:2 ص:427) اور ابوالفرج الاصفہانی نے اپنی کتاب الاغانی (ج:11 ص91) میں اور السہیلی نے الروض الانف شرح السیرۃ النبویۃ لابن ہشام میں اور سمہودی نے وفاء الوفاء میں اور ابن خلدون نے اپنی تاریخ (ج2 ص282) میں درج کیا ہے۔ لیکن ساتھ ہی اس روایت کو ابن خلدون، صاحب وفاء الوفاء اور موجودہ زمانہ کے محققین نے ضعیف قرار دیا ہے۔ گو اس خیال کی تائید میں بھی بعض شواہد موجود ہیں۔ مثلاً بائبل کے عہد نامہ قدیم سے یہ بات ثابت ہے کہ یہود اور عرب آپس میں تجارت بھی کرتے تھے اور معاشرتی تعلقات بھی رکھتے تھے ملکہ سبا کا سلیمان کے زمانہ میں یمن سے تحائف بھیجنا اور سفارتی وفد کا سلیمان کے دربار میں جانا قرآن کریم اور بائبل دونوں سے ثابت ہے۔ اس سے قبل بھی بنی شمعون کے عرب کی چراگاہوں پر قابض ہونے کے واقعات ثابت ہیں۔

۲۔ دوسرا گروہ ان مؤرخین کا ہے جو بنی اسرائیل کی ہجرت کو حضرت داؤد کے زمانہ سے قبل یا دور حکومت میں قرار دیتے ہیں۔ بنی شمعون کی ہجرت کا زمانہ 500 ق م سے قبل کا ہے۔ بائبل میں لکھا ہے:۔

''اور وہ جدود کی درآمد تک اس وادی کے پورب تک اپنے گلوں کیلئے چراگاہ ڈھونڈھنے گئے ...... اور انہوں نے ان کا پڑاؤ مارا اور معونیم جو وہاں ملے انہیں قتل کیا۔ ایسا کہ وہ آج کے دن تک نابود ہیں ...... اور ان میں سے بنی شمعون کے بیٹوں میں سے پانچ سو شعیر کے پہاڑ پر چڑھ گئے ...... اور باقی عمالیقیوں کو جو بھاگ نکلے تھے قتل کیا اور آج کے دن تک وہاں بستے ہیں۔ (تواریخ 1 باب 4)

معونیم یعنی قبائل معن یا معین مکہ اور یثرب کے اطراف میں آباد تھے۔ (تاریخ الیہود) اور عمالیق کے بارے میں پہلے ہی ذکر ہوا ہے کہ وہ مدینہ میں حاکم تھے۔ تواریخ کے اس بیان سے ظاہر ہے کہ یہود حضرت داؤد سے بہت پہلے عرب کے ان علاقوں میں آباد ہو چکے تھے۔ چنانچہ ابن خلدون اپنی تاریخ میں حضرت داؤد علیہ السلام کے خیبر میں آنے کا ذکر کرتا ہے۔ یعنی جب بنی اسرائیل نے داؤد کے خلاف بغاوت کی تو وہ یہودا کے قبیلے کے ساتھ خیبر آگئے اور شام کا بادشاہ داؤد کا بیٹا بنا بعد میں اس کے قتل ہونے پر وہ دوبارہ وطن گئے۔ (تاریخ ابن خلدون)

تواریخ مدینہ میں ایک ایسے کتبے کا ذکر ملتا ہے جو

حضرت سلیمان کے زمانہ کا ہے۔

ابن زبالہ نے لکھا ہے کہ وادی عتیق میں ایک قبر پر کتبہ تھا جس پر لکھا تھا:۔

انا عبد الله رسول الله سليمان بن داؤد الى اهل يثرب۔ یعنی میں خدا کے رسول سلیمان بن داؤد کا سفیر اہل یثرب کی طرف ہوں۔

۳۔ اس طرح بعض مؤرخین نے یہود کے مدینہ میں ورود کا زمانہ حضرت داؤد کا عہد قرار دیا ہے۔

وفاء الوفاء میں لکھا ہے۔

ترجمہ: ابن زبالہ نے مدینہ کے بزرگوں سے یہ روایت نقل کی ہے کہ قدیم ساکنین مدینہ صعل اور خالج سے حضرت داؤد علیہ السلام نے جنگ کر کے یہ علاقہ چھینا تھا۔

۴۔ مؤرخین کا محتاط گروہ اس ہجرت کو بخت نصر کے مشہور ظالمانہ عہد حکومت اور بنی اسرائیل کی اسیری کے ساتھ متعلق قرار دیتا ہے۔

(الف) طبری نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے:۔

ترجمہ: بنی اسرائیل اس زمانہ میں حجاز میں وارد ہوئے جب بخت نصر Nebuchadnezzar نے شام کو فتح کر کے بیت المقدس کو تباہ و برباد کر دیا تھا۔ (بحوالہ الروض الانف)

(ب) اس طرح جیوش انسائیکلوپیڈیا کے مصنفین لکھتے ہیں:۔

انسائیکلوپیڈیا کی یہ رائے زیادہ مضبوط ہے کہ مختلف عہدوں میں جب بھی یہود پر کبھی ظلم ہوا کچھ نہ کچھ لوگ فلسطین سے بھاگ کر عرب میں پناہ گزین ہوئے۔

بالکل یہی رائے محمد فرید وجدی نے دائرۃ المعارف میں ظاہر کی ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔

ترجمہ: قدیم صحائف سے یہ پتہ لگتا ہے کہ عام طور پر بنی اسرائیل ہر غیر ملکی یا ظالم بادشاہ کے عہد میں شمالی عرب کے محفوظ علاقوں میں پناہ لیتے تھے۔ خصوصاً بخت نصر کے زمانہ میں جب اس نے یروشلم کو تخت و تاراج کیا بنی اسرائیل کی بڑی جمیعت عرب بھاگ گئی تھی۔

تاریخ وفاء الوفاء میں اسی حقیقت کو حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت کے طور پر زیادہ حقیقت افروز رنگ میں درج کیا گیا ہے۔ لکھا ہے کہ:۔

بخت نصر نے جب اسرائیلیوں پر مظالم ڈھائے تو کچھ اسرائیلی عرب میں پناہ گزین ہوئے اور چونکہ ان کی کتب مقدسہ میں نبی موعود کی آمد کی پیشگوئی درج تھی اور اس کی علامات میں لکھا تھا کہ وہ عرب کے ایک ایسے گاؤں میں ظاہر ہوگا جہاں کھجوروں کے جھنڈ ہوں گے۔ شام اور یمن کے درمیان انہیں ہر بستی ان پیشگوئیوں کی مصداق نظر آئی اور وہ تھوڑے تھوڑے ہر بستی میں آباد ہوتے گئے اور بنو قریظہ اور بنو نضیر یثرب میں آباد ہو گئے۔

۵۔ آخر میں ان مؤرخین کا نقطہ نظر پیش کیا جاتا ہے جن کے نزدیک یہودیوں کی ہجرت رومیوں کے غلبہ اور تسلط کا نتیجہ تھی۔ مسیح سے ڈیڑھ سو سال قبل رومیوں نے فلسطین پر اپنی بالادستی قائم کر کے اسے اپنی ایک نوآبادی بنا لیا تھا اور ایک رومی گورنر ہمیشہ فلسطین میں مقیم رہتا تھا۔ یہود چونکہ ایک حکمران قوم رہ چکے تھے اس لئے انہیں اپنی غلامی ناگوار گزرتی تھی۔ اس لئے روم کے اس صوبہ میں آئے دن بغاوتیں اٹھتی رہتیں اور رومن انہیں سختی سے دباتے تھے۔ ان مظالم سے تنگ آ کر بہت سے یہود عرب کی طرف ہجرت کرنے پر مجبور ہو گئے تھے۔ چنانچہ یاقوت حموی نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ رومیوں نے جب فلسطین پر قبضہ کر لیا تو بنو قریظہ اور بنو نضیر حجاز میں پناہ گزین ہوئے۔ حجاز میں پہلے ہی کچھ اسرائیلی موجود تھے۔ رومی فوجوں نے ان کا تعاقب بھی کیا مگر صحرا کی مشقتوں کو برداشت نہ کرنے کی وجہ سے ہلاک ہو جاتے تھے۔ (وفاء الوفاء)

برعظیم ہندو پاکستان کے عظیم مفکر شبلی نعمانی نے بھی اسی رائے کو ترجیح دی ہے۔ وہ اپنی مشہور کتاب سیرت النبیؐ میں لکھتے ہیں۔

"رومیوں نے دوسری صدی عیسوی میں یہودیوں سے شام و فلسطین کی برائے نام حکومت چھین لی تھی اور وہ مجبوراً حدود شام سے قلب حجاز تک پیچھے ہٹ آئے تھے اور اپنے لئے مدینہ سے شام تک مسلسل قلعے تعمیر کر لئے تھے"۔ (جلد ۲)

ان مختلف قسم کی آراء سے ہم مصنف "تاریخ الیہود" کے الفاظ میں ذیل کے نتیجہ پر پہنچتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ ہمارے لئے زیادہ سے زیادہ یہ ممکن ہے کہ ہم مذکورہ خبروں پر اعتماد کرتے ہوئے یہ کہیں کہ قدماء کے نزدیک دور ثانی میں (بخت نصر کی یورش کے بعد) یہود کی جمیعت کے یثرب میں وارد ہونے سے قبل بھی اس علاقے میں اسرائیلی قبائل موجود تھے۔ اس نظریہ کی تائید کتاب مقدس کے عہد نامہ قدیم کی اس نص سے بھی ہوتی ہے۔ جس میں فلسطین اور جزیرہ عرب کے درمیان مضبوط تعلقات کا بار بار ذکر آیا ہے۔ گویا فلسطین سے جزیرہ عرب کی طرف یہود کی ہجرت دو ادوار میں تقسیم ہوگی۔ ایک داؤد کی سلطنت سے قبل اور دوسرے بخت نصر کے زمانہ میں اور ان دونوں زمانوں کے درمیان انفرادی ہجرت بھی جاری رہی۔

پہلی اور دوسری صدی مسیحی میں یہ ہجرت پھر ایک بار جاری ہوئی۔ مصنف تاریخ الیہود میں لکھتے ہیں:۔

ترجمہ: پہلی اور دوسری صدی مسیحی میں یہودیوں کی بڑی جمیعت جزیرہ عرب کی طرف عموماً اور حجاز کی طرف خصوصاً ہجرت کرنے لگ گئی تھی۔

(تاریخ الیہود)

ہجرت کی وجوہ

اس بارے میں بھی مؤرخین اسلام اور مستشرقین نے مختلف قیاس آرائیاں کی ہیں۔ عام طور پر موجودہ مستشرقین کے نزدیک ہجرت کی مندرجہ ذیل وجوہ تھیں۔

ا۔ فلسطین میں یہود کی تعداد چالیس لاکھ سے متجاوز ہو گئی تھی۔ جس کی وجہ سے اقتصادی اور معاشی دباؤ بڑھ گیا تھا۔ لازماً یہود میں فلسطین سے باہر مستعمرات بنانے کا خیال آیا اور وہ مصر، عراق اور جزیرہ عرب میں پھیل گئے۔ (تاریخ الیہود)

یہ وجہ درست معلوم نہیں ہوتی۔ یہ تو صحیح ہے کہ فلسطین میں محدود پیداواری صلاحیت سے اقتصادی دباؤ مقامی باشندوں پر بڑھ گیا تھا۔ لیکن اس کی بناء پر وہ عرب جیسے غیر زرخیز اور غیر زرعی ملک کو منتخب کر کے اپنی اقتصادی حالت کو زیادہ بہتر نہیں بنا سکتے تھے۔ خصوصاً جبکہ عرب میں کوئی باقاعدہ حکومت نہ ہونے کی وجہ سے امن کے حالات موجود نہیں تھے کہ یہودیوں کو آرام سے اقتصادی رنگ میں خوشحال زندگی گزارنے کے مواقع مہیا ہو سکتے۔

یہود حضرت سلیمان کے زمانہ سے ہی ایک تاجر قوم تھی (سلاطین ۔ا) اور مشرق وسطیٰ کی تجارت پر یہ لوگ چھائے ہوئے تھے۔ مصر اور بحیرہ روم کی بندرگاہوں کی Monopoly ان کے ہاتھ میں تھی اور انہوں نے فلسطین کے مغربی ساحلوں پر اپنی تجارتی کوٹھیوں کا ایک جال بچھایا تھا۔ لازماً اگر اقتصادی دباؤ کا وہ حل ڈھونڈتے تو وہ مصر اور لبنان کی سرزمینوں کو ہجرت کے لئے منتخب کرتے جو خوشحال اور زرخیز تھیں۔ لیکن انہوں نے دوسرے ممالک کی نسبت زیادہ حجاز کی طرف ہجرت کی ہے۔ پس ہجرت کی مندرجہ بالا وجہ پر تنقید کرنے کی بہت گنجائش ہے۔

۲۔ دوسری وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ پہلی صدی قبل مسیح میں رومی حکومت نے فلسطین کو فتح کر کے وہاں اپنی نگرانی میں...... یہود کی ایک نام نہاد حکومت قائم کی۔ یہود کی حوصلہ شکنی کیلئے رومیوں نے ہیکل (جو یروشلم میں تھا) کو لوٹا اور اس کی بار بار بے حرمتی کرتے رہے۔ یہود کی طرف سے جب بار بار بغاوتیں ہوئیں تو رومیوں نے ان بغاوتوں کو انتہائی مظالم کے ساتھ کچلنے کی کوشش کی۔ اس دور میں بہت سے یہود حجاز کی طرف ہجرت کر کے آ گئے تھے۔

مؤرخین کے نزدیک حجاز کو اس لئے منتخب کیا گیا۔ کیونکہ یہ دشوار گزار علاقہ تھا۔ چنانچہ صاحب الاغانی نے لکھا ہے کہ جب بنو قریظہ اور بنو نضیر وغیرہ قبائل فلسطین سے بھاگے تو رومیوں نے ان کا پیچھا کیا لیکن صحرا میں پانی نہ ملنے کی وجہ سے وہ ہلاک ہو گئے۔

صاحب الاغانی نے جہاں یہ وجہ بیان کی ہے وہاں ساتھ ہی اس ہجرت سے پہلے حجاز میں بنی اسرائیل کے وجود کا بھی اس جگہ اقرار کیا ہے۔ سوال تو یہ ہے کہ ابتدائی اسرائیلیوں کے حجاز میں آنے کی وجہ کیا تھی؟

تاہم یہ وجہ کافی حد تک وزنی ہے۔ دراصل فلسطین میں یہود کے زوال سے بہت قبل یہود نے تیماء کی سرزمین سے لیکر حضر موت اور یمن تک قافلوں کی شاہراہ Route پر اپنی مستعمرات قائم کر لی تھیں۔ کیونکہ بائیبل سے یہ بات ثابت ہے کہ سلیمان کے وقت سے ہی فلسطین نے یمن کے راستہ مشرق سے تجارتی روابط قائم کر لئے تھے۔ قدیم زمانہ میں عرب کے صحراء میں جہاں بدوی اور قبائلی نظام رائج تھا۔ ایک ایسی قوم کیلئے جو تجارتی اموال کو صحراء سے گزارتی ہو، لازمی تھا کہ وہ حفاظتی تدابیر بھی اختیار کرتے۔ اس لئے انہوں نے شام سے لیکر یمن تک تیماء فدک، وادی القریٰ، خیبر، بعاث، یثرب اور یمن میں اپنی نوآبادیاں قائم کر لی تھیں۔

ہر جگہ قلعے بنے ہوئے تھے۔ خیبر کا قلعہ بہت مشہور تھا۔ بعض مؤرخین کے نزدیک اس قلعے میں ہر وقت 20 ہزار سپاہی موجود رہتے تھے۔

بعد میں جب فلسطین پر رومیوں نے قبضہ کر لیا اور مخالف عناصر کو کچلنا چاہا تو وہ اپنی محفوظ مستعمرات میں منتقل ہونے شروع ہو گئے۔ جہاں انہیں اقتدار حاصل تھا۔ علامہ شبلی نے نہایت مختصر الفاظ میں اس طویل تاریخی حقیقت کو بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

"(یہودیوں نے) مدینہ ...... سے شام تک متصل اور مسلسل قلعے تعمیر کر لئے تھے۔ یہ مقامات ان کے جنگی استحکامات بھی تھے اور تجارتی گودام بھی"۔

پس یہ حقیقت ہے کہ یہودیوں نے جو قلعہ بندیاں ایک خاص تجارتی راستے پر محض تجارتی مقاصد سے کی تھیں بعد میں سیاسی حالات اس رخ پر آئے کہ یہ قلعے ان کی پناہ گاہ اور دفاع کیلئے بہت مفید ثابت ہوئے۔

۳۔ مسلمان مؤرخین نے بعض شواہد اور قرآن کریم کی بعض تصریحات کی روشنی میں یہود کے حجاز اور خصوصاً مدینہ میں آباد ہونے کی یہ وجہ بیان کی ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے پیشگوئی کی تھی کہ

"خداوند تیرا خدا تیرے لئے تیرے ہی درمیان سے تیرے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کرے گا"۔ (استثناء 15:18)

اور اس موعود کی بعثت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

"اور اس نے کہا کہ خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے ان پر طلوع ہوا۔ فاران کے پہاڑ سے ان پر جلوہ گر ہوا۔ دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا اور اس کے داہنے ہاتھ ایک آتشی شریعت ان کیلئے تھی"۔

(استثناء 33-2)

اور جب حبقوق نبی نے اس پیشگوئی کی تائید میں کہا:۔

"خدا تیماء سے اور وہ جو قدوس ہے کوہ فاران سے آیا" (حبقوق 3/3)

ان کے علاوہ طالمود اور یہود کی دیگر مذہبی کتب میں خاتم النبیین ﷺ کے متعلق تفصیلی پیشگوئیاں موجود تھیں۔ یہود علماء ہمیشہ اس جگہ کو تلاش کرتے تھے جہاں ان پیشگوئیوں کا مصداق پیدا ہونے والا تھا۔

عرب بنی اسرائیل کے بھائی تھے۔ کیونکہ ان کے بنی اسماعیل ہونے سے کسی نے آج تک انکار نہیں کیا۔

تیماء اور فاران سرزمین عرب کے مشہور مقامات ہیں۔ انہی علامات کو حجاز میں دیکھ کر یہودی احبار کا ایک خدا ترس گروہ مشتاقانہ اس نبی کی انتظار میں وہیں آباد ہوگیا تھا۔

صاحب وفاء الوفاء نے اپنی کتاب میں حضرت ابوہریرہؓ کی یہ روایت نقل کی ہے کہ جب بنی اسرائیل کو بخت نصر کے ہاتھوں تکالیف اٹھانا پڑیں۔ تو وہ منتشر ہو کر حجاز میں بھی آئے۔ ان کی کتب میں چونکہ رسول اللہ کی آمد کا ذکر تھا اور یہ بھی ذکر تھا کہ وہ کسی عربی قریہ میں جہاں کھجوروں کے جھنڈ ہوں گے ظاہر ہوگا۔ اس لئے وہ اس امید سے کہ محمدؐ کے ظاہر ہونے پر وہ اس پر ایمان لائیں گے۔ عرب کی مختلف بستیوں میں آباد ہوگئے اور بنی ہارون جو کاہن اور علم دین کے ماہر تھے یثرب میں مقیم ہوئے۔

اہل کتاب صحابہ کے تفصیلی حالات کا مطالعہ کرنے سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اگر سارے یہودی نہیں تو کم از کم دیندار اور صوفی منش صاحب الہام یہودی بزرگ رسول اللہ ﷺ کی بعثت سے کچھ عرصہ قبل حجاز میں منتقل ہوتے جا رہے تھے۔ تا نبی موعود کے ظہور پر وہ اول المؤمنین کا درجہ پا سکیں۔

چنانچہ جب بنو قریظہ کی غداری کا معاملہ رسول اللہ ﷺ نے یہود کی خواہش کے مطابق حضرت سعد بن معاذؓ کے سپرد کردیا اور حضرت سعدؓ نے فیصلہ کیا کہ قبیلہ کے جتنے بالغ مرد ہیں وہ سب قتل کئے جائیں اور عورتیں اور بچے غلام بنالئے جائیں تو حضرت اسید بن سعیدؓ جو بنی قریظہ کی شاخ بنو ہلال میں سے مسلمان ہوئے تھے۔ بنو قریظہ کے پاس گئے اور ان سے کہا کیا تم لوگوں کو ابن الہیبان کی بات یاد نہیں؟ تم نے اس سے جو وعدہ کیا تھا اگر وہ پورا کرو تو قتل سے بچ جاؤ گے۔

ابن الہیبان ایک یہودی عالم تھے جو شام سے مدینہ ہجرت کر کے آئے تھے۔ مدینہ کے یہود قحط اور مصیبتوں کے وقت ان سے دعائیں کرایا کرتے تھے جب ان کے انتقال کا وقت آیا تو انہوں نے یہود کو جمع کر کے کہا کہ تمہیں معلوم ہے کہ میں شام جیسی سرسبز و شاداب جیسی جگہ چھوڑ کر مدینہ جیسے صحراء میں کیوں چلا آیا؟ میں یہاں اس لئے آیا تھا کہ مجھے ایک نبی کا انتظار تھا جو یہاں ہجرت کر کے آئے گا۔ میں اگر زندہ رہتا تو اس کی اتباع کرتا۔ تم اس کی اطاعت سے گریز نہ کرنا ورنہ یہ اعراض تمہارے قتل کا سبب بنے گا۔ حضرت اسید نے بنو قریظہ کو یہی واقعہ یاد دلایا تھا۔

قرآن کریم نے اسی حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔

...... جو لوگ اس رسول اور امّی نبی کی اتباع کرتے ہیں۔ جسے وہ اپنے ہاں تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں......

کیا یہود یثرب اسرائیلی تھے

موجودہ زمانہ کے بعض علماء نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ مدینہ اور حجاز کے یہود اسرائیل الاصل نہیں بلکہ عرب ہیں۔ اور انہوں نے یہودی مذہب اختیار کیا تھا۔ چنانچہ نولڈ کے Noldke نے یعقوبی کی اس روایت کو درست تسلیم کیا ہے کہ بنو قریظہ اور بنو نضیر اسرائیلی نہیں تھے بلکہ عرب تھے جنہوں نے یہودیہ کے عروج کے دنوں میں یہودیت اختیار کی تھی۔

اسی طرح حافظ ابن حجر نے کتاب الانواء لعبد الملک بن یوسف سے یہ نقل کیا ہے کہ بنو قریظہ حضرت شعیب کی نسل سے تھے اور شعیب غیر اسرائیلی تھے۔ وفاء الوفاء میں بھی ان کو بنی جذام کے عربی قبیلے کا فرد بتایا گیا ہے۔

مذکورہ بالا نظریہ کی تائید میں کوئی تاریخی حقیقت پیش نہیں کی جاسکتی۔ گزشتہ اوراق میں بار بار یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ حجاز میں ہجرت کر کے آنے والے یہود فلسطین سے آئے تھے۔

اس بارے میں ایک یہودی مصنف کی حقیقت پسندانہ رائے کو درج کرنا ضروری ہوگا۔ وہ لکھتے ہیں کہ عرب میں یہودیوں کی اصلیت معلوم کرنے کا یہی ایک طریقہ ہے کہ ان کے اختلاف، اعمال و رسوم اور طرز فکر کا جائزہ لیا جائے۔ اس لحاظ سے ہمیں یثرب کے یہود میں عربی عنصر کی بجائے یہودی عنصر زیادہ غالب نظر آتا ہے۔ خصوصاً اگر ان اوصاف کا تجزیہ کیا جائے جو قرآن کریم نے یہود کی طرف منسوب کئے ہیں۔

بنو قریظہ اور بنو نضیر ہمیشہ اپنے آپ کو کاہن کہتے تھے اور کاہن حضرت ہارون کی اولاد کہلاتی ہے۔ حضرت صفیہؓ جو ازواج مطہرات میں شامل تھیں آپ کے والد حیی ابن اخطب (بنو نضیر سے) اور ماں بنو قریظہ سے تھیں۔ ایک دفعہ جب بعض دوسری ازواج نے انہیں یہودیہ کا طعنہ دیا تو آنحضرت ﷺ نے انہیں فرمایا۔

”صفیہ تم نے یہ کیوں نہ کہہ دیا کہ ہارون میرے باپ اور موسیٰ میرے چچا ہیں۔ (ترمذی)

یہودی جہاں بھی گئے انہوں نے کوشش کی کہ وہ اپنا شجرہ نسب Genelogical Tree محفوظ رکھیں۔ مدینہ کے یہود اس بات پر فخر کرتے تھے کہ وہ ہارون کی اولاد ہیں۔ شجرہ کا یقینی علم ہونا ان کے اسرائیلی ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ اگر وہ عرب ہوتے تو جیسا کہ سارے عرب کی معاشرتی تاریخ سے پتہ لگتا ہے۔ عرب شجرہ نسب میں ذرا سی غلطی کو برداشت نہیں کرتے تھے۔ وہ خواہ عیسائی ہوئے یا مشرک رہے انہوں نے اپنے شجرہ کو بہت محفوظ رکھا۔ پس اگر مدینہ کے یہود عرب ہوتے تو شجرہ نسب اس کی گواہی دیتا۔

البتہ یہ درست ہے کہ حجاز میں لمبا عرصہ رہنے کی وجہ سے یہودی قبائل میں عربی تمدن اور قبائلی طرز زندگی نے گہرا اثر کیا تھا اور یہود نے عربوں کے اسماء زبان اور عادات کو اختیار کرلیا تھا۔ تاہم یہودی خصائص اور اسرائیلی خصائل پھر بھی غالب نظر آتے تھے۔ پس یثرب کے یہود کے بنی اسرائیل ہونے میں کوئی شک نہیں۔

یہود کا اثر و نفوذ عربوں میں

اسلام سے پہلے عربوں اور یہود میں گوناگوں معاشرتی اور تمدنی تعلقات تھے مگر ان کے باوجود ذہنی طور پر ان میں ایک طرح کی اجنبیت اور مغائرت موجود تھی۔ مگر یہ اختلاف وطنی اور معاشرتی نہیں بلکہ اقتصادی اور علمی تفوق کا تھا جو یہودیوں کو مشرک عربوں پر حاصل تھا۔ یہود چونکہ صحف سماوی کے حامل اور تعلیم یافتہ تھے اس لئے وہ اپنے اندر احساس برتری رکھتے تھے۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ وہ خالص عرب آبادیوں میں بہت کم آباد تھے اور جہاں وہ عربوں کے ساتھ رہے وہاں بھی انہوں نے اپنا تفوق قائم رکھا۔

تاہم اپنے اقتصادی اور تجارتی مقاصد کی تکمیل کیلئے وہ عربوں سے الگ تھلگ بھی نہیں رہ سکتے تھے۔ عرب چونکہ اپنے آپ کو امی قوم سمجھتے تھے اس لئے وہ برملا یہود کے علمی تفوق کو تسلیم کرتے تھے حتی کہ قریش بھی جو عربوں کے سردار تھے علمی معاملات میں یہود سے مشورہ لیتے تھے بلکہ جب کسی کے ہاں اولاد زندہ نہیں رہتی تھی تو وہ منت مانتا تھا کہ اگر اس کے ہاں اولاد ہوئی تو وہ پہلے بچے کو یہودی بنادے گا (ابوداؤد)۔ چنانچہ ایسے لوگ ”جدید الیہودیۃ“ کہلاتے تھے۔

معاشی لحاظ سے یہود عربوں پر مسلط ہو چکے تھے۔ یہودی مہاجنی کاروبار اور تجارت میں صدیوں کا تجربہ رکھتے تھے اور وہ اپنی تجارت آپس کے تعاون اور تجارتی راستوں پر قابض ہونے کی وجہ سے دوسروں کے ہاتھ میں جانے نہیں دیتے تھے۔ عرب کے امیر ترین قبائل بھی ان سے قرض لیتے تھے۔ حتیٰ کہ خود رسول اللہ ﷺ نے ایک دفعہ اپنی زرہ ایک یہودی کے پاس رہن رکھی تھی۔ یہودی سود خور قوم تھی اس لئے وہ عرب میں وہی اقتصادی حیثیت رکھتے تھے جو تقسیم ہند سے قبل برصغیر میں ہندوؤں کی تھی۔

اقتصادی امتیاز کے مقابل پر دوسری طرف معاشرتی لحاظ سے یہود عربوں کے قبائلی نظام میں اس قدر جذب ہوگئے تھے کہ عربوں کی قبائلی جنگوں میں مجبوراً انہیں ایک فریق کی طرف سے شامل ہونا پڑتا تھا۔ چنانچہ مشہور جنگ بعاث میں عرب کے یہود شامل تھے انہوں نے بعض قبائل سے دفاعی معاہدات بھی کر رکھے تھے۔ چنانچہ اسلامی غزوات کے مختلف مواقع پر انہوں نے ان معاہدات سے خوب فائدہ اٹھایا۔

یہود چونکہ صدیوں کی متمدن حکومت سے ہجرت کر کے آئے تھے۔ اس لئے انہوں نے عربوں کو زراعت کے جدید طریقے اور آلات سے روشناس کیا۔ بلکہ صنعت و حرفت تو ہمیشہ یہودیوں کے ہاتھ میں ہی رہی۔ قلعوں کی تعمیر میں بھی انہوں نے عربوں کو جدید انجینئرنگ سکھائی۔

اہل عرب چونکہ یہود کو علمی اور مذہبی رنگ میں اپنے سے فائق سمجھتے تھے۔ اس لئے یہودی مذہب نے عربوں پر گہرے اثرات چھوڑے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ مدینہ کے لوگ باقی عرب کی نسبت اسلام کی طرف جلد مائل ہوئے کیونکہ ان کا ماحول یہود کی ہمسائیگی کی وجہ سے مذہبی تھا۔ اور وہ بعث بعد الموت اور الہامی کتب کی اہمیت سے آگاہ تھے۔ اس کے مقابل پر عرب کے دوسرے قبائل کٹر قسم کے مشرک تھے اور خالص Paganism پر کاربند تھے۔

علامہ شبلی نے یہودیوں کے عرب میں سیاسی اور اقتصادی تفوق کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔

” زمانہ قدیم میں ان کی اقتصادی بالادستی نے یورپ اور مشرق وسطیٰ کے ہر ملک میں انہیں سیاست کا خطرناک مقتدر جز بنا دیا تھا۔ بعینہٖ یہی حال عرب کا تھا۔ وہ اپنی قلعہ بندیوں کے بل بوتے پر مسلمانوں کو خاطر میں نہیں لاتے تھے۔ آنحضرت ﷺ کو ان کی شرارتوں کی وجہ سے متعدد لڑائیاں لڑنی پڑیں۔ بدر میں جب مسلمانوں کو فتح ہوئی تو یہ فخریہ کہتے تھے کہ قریش مکہ سے کیا لڑنا۔ مسلمانوں کو ہمارے قلعوں سے مقابلہ کرنا پڑے تو معلوم ہو“۔

البتہ یہود مدینہ کی یہ بالادستی ایک حد تک اوس اور خزرج قبائل کے یمن سے نکل کر مدینہ میں آباد ہو جانے کے چند صدیوں بعد کمزور ہوگئی تھی۔ اوس اور خزرج عربی الاصل قبائل یمن میں نہایت خوشحال تھے لیکن سیل عرم کے عظیم سانحہ سے متاثر ہو کر انہیں ہجرت کرنا پڑی تھی۔ شروع میں دیر تک وہ یہود کے مظلوم رہے لیکن آہستہ آہستہ اقتدار کا توازن ان کی طرف ہوگیا یا کم از کم اقتدار متوازن ہوگیا۔

اسلام کی آمد پر یہود مدینہ کے مذہبی عقائد

یہود حضرت موسیٰؑ کے زمانے میں ہی ان کے دکھائے ہوئے عقائد سے منحرف ہونے شروع ہوگئے تھے۔ جب حضرت موسیٰؑ چالیس روز کیلئے کوہ طور پر تشریف لے گئے تو پیچھے ساری قوم باوجود ہارون علیہ السلام کی موجودگی کے سامری کے پیچھے گمراہ ہوگئی۔ بنو اسرائیل دراصل مصریوں کی غلامی میں لمبا عرصہ رہنے کی وجہ سے غلامانہ ذہنیت کے مالک ہوگئے تھے اس لئے وہ بار بار توجہ دلانے کے باوجود بت پرستی اور شرک میں مبتلا ہو جاتے تھے۔

عرب کے یہود چونکہ قدیم زمانہ سے عرب میں مقیم تھے اس لئے ان میں بعض ایسے عقائد بھی فروغ پا گئے تھے جو فلسطین کے یہود میں نابود تھے۔ یہی وجہ ہے کہ شام کے یہودی حجاز کے یہودیوں کو یہودی ہی نہیں سمجھتے تھے کیونکہ وہ اگرچہ کتاب مقدس کو مانتے تھے۔ مگر شامی اور فلسطینی یہودیوں کی طرح وہ طالمود پر عمل پیرا نہیں تھے۔

تاریخ الیہود فی بلاد العرب کے مصنف نے

احباب جماعت احمدیہ کو نہایت دُکھ بھرے دل سے اطلاع دی جاتی ہے کہ

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان رحلت فرما گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ع بُلانے والا ہے سب سے پیارا اُسی پہ اے دل تو جاں فِدا کر

احباب جماعت احمدیہ عالمگیر کو نہایت دُکھ بھرے دل سے یہ افسوسناک اطلاع دی جاتی ہے کہ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان مورخہ 29/اپریل 2007ء بوقت 9:20 بجے شب امرتسر اسکارٹ ہسپتال میں بقضائے الٰہی رحلت فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

ع بُلانے والا ہے سب سے پیارا اُسی پہ اے دل تو جاں فِدا کر

جیسا کہ قارئین بدر کو اطلاع دی گئی تھی کہ حضرت صاحبزادہ صاحب مرحوم ومغفور کو 24/اپریل کو ہلکا بخار ہوا جس نے رات تک شدّت اختیار کر لی۔ آپ کو شدید کپکپی محسوس ہوئی۔ چنانچہ مکرم ڈاکٹر عبد الحفیظ صاحب قادیان نے گھر پر ہی اَدوِیہ دیں اور اگلے روز آپ کو امرتسر کے اسکارٹ ہسپتال میں داخل کرایا گیا جہاں ٹیسٹ وغیرہ لیئے گئے۔ ماہر ڈاکٹروں کی تشخیص کے مطابق آپ کی صحت کی خرابی کی بڑی وجہ پراسٹیٹ کی خرابی تھی جس کے باعث بلڈ میں انفیکشن پھیل گئی اور جس سے برین لیور اور کڈنی پر بھی اثر پڑا اور آپ قومہ میں چلے گئے۔ 27/اپریل کو گردوں کی صفائی کے لئے ڈائیلسس پر رکھا گیا جس سے کڈنی اور لیور کے فنکشن میں قدرے بہتری ہوئی دل کی حالت اور بلڈ پریشر بھی نارمل ہوا۔ آخر وقت تک آپ وینٹی لیٹر پر رہے۔

آپ کی علالت کا سن کر آپ کی تینوں بیٹیاں اور داماد محترمہ امۃ العلیم عصمت صاحبہ اہلیہ محترم نواب منصور احمد خان صاحب، محترمہ امۃ الکریم کوکب صاحبہ اہلیہ محترم ماجد احمد صاحب، محترمہ امۃ الرؤف صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر ابراہیم منیب احمد صاحب اور بیٹا محترم صاحبزادہ مرزا کلیم احمد صاحب مع بیگم محترمہ فوزیہ فرحانہ صاحبہ و بچی شمائلہ بھی تشریف لے آئے۔ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 27/اپریل کے خطبہ جمعہ میں آپ کی علالت کا ذکر کر کے آپ کے لئے دعا کی تحریک فرمائی۔

عالمگیر احباب جماعت دعاؤں اور صدقات میں مصروف تھے کہ مولائے حقیقی کا بلاوا آ گیا اور آپ اس کے حضور حاضر ہو گئے۔ آپ کی وفات کی اطلاع ملتے ہی محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری قائم مقام ناظر اعلیٰ و امیر مقامی کی جانب سے منارۃ المسیح سے احباب جماعت قادیان کو مطلع کیا گیا۔ ہر بچے بوڑھے مرد و زن پر غم و افسردگی چھا گئی۔ اپنے مشفق میاں صاحب کی وفات کا سن کر ہر ایک کا دل گریاں اور آنکھیں نم تھیں۔ احباب جماعت وفات کا اعلان سنتے ہی گیٹ دار المسیح پر جمع ہونے لگے۔

رات 1:00 بجے آپ کی میت بذریعہ ایمبولنس امرتسر سے قادیان لائی گئی جو چار گاڑیوں کے قافلہ کی صورت میں دار المسیح پہنچی جس میں حضرت میاں صاحب مرحوم ومغفور کی بیگم حضرت سیدہ امۃ القدوس صاحبہ آپ کی بچیاں داماد اور بیٹا و بہو تھے۔ گیٹ دار المسیح میں جملہ ناظر صاحبان وعہدیداران واحباب جماعت موجود تھے۔ مرحوم میاں صاحب کی نعش کو گول کمرہ میں رکھا گیا۔ 30/اپریل کو فجر سے کچھ پہلے غسل دے دیا گیا۔ احباب جماعت قادیان اپنے امیر صاحب کے چہرہ کا دیدار کرنے کو بے قرار تھے۔ چنانچہ صبح سات بجے منارۃ المسیح پر محترم قائمقام ناظر صاحب اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان کی طرف سے اعلان کیا گیا کہ احباب صبح سات بجے سے 10 بجے تک دیدار کر سکتے ہیں اسی طرح مستورات کے لئے شام 7 بجے سے 9 بجے کا وقت مقرر کیا گیا۔ اعلان کے سننے کے بعد سے احباب جماعت واہالیان قادیان بکثرت اپنے امیر صاحب مرحوم ومغفور کے دیدار کے لئے جوق در جوق تشریف لائے اسی طرح امرتسر علاج کے دوران اور وفات کی خبر سنکر غیر مسلم معززین بھی کافی تعداد میں تشریف لائے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب کی وفات کی خبر سن کر بھارت اور پاکستان کی مختلف جماعتوں سے احباب جماعت جوق در جوق قادیان پہنچ رہے ہیں جن کے قیام وطعام کا انتظام لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں کیا گیا ہے۔ آپ کی نماز جنازہ یکم مئی کو شام چھ بجے ادا کی جائے گی جس کی تفصیل آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں۔ ایم ٹی اے انٹرنیشنل اور ملکی اخبارات میں حضرت میاں صاحب کی تصویر کے ساتھ آپ کی وفات کی خبریں شائع ہو رہی ہیں۔

محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند اور سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ماموں تھے۔ آپ حضرت سیدہ عزیزہ بیگم صاحبہ کے بطن سے مورخہ یکم اگست 1927ء کو پیدا ہوئے۔ مدرسہ احمدیہ قادیان میں تعلیم حاصل کی اور تقسیم مُلک کے بعد 5/مارچ 1948ء میں قادیان میں بطور درویش اور نمائندہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام مقیم ہو گئے اور تادمِ آخر اپنے اس فرض کو اس خوبی سے ادا کیا کہ نہ صرف درویشانِ قادیان بلکہ ہندوستان بھر کے احمدیوں نیز غیر مسلموں کی ایک بڑی تعداد کے دلوں میں محبت وعقیدت کا ایک خاص مقام بنا لیا۔

آپ کی شادی مورخہ 16/اکتوبر 1952ء کو محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ بنت محترم حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی جن کے بطن سے تین بیٹیاں اور ایک فرزند ہیں۔ بوقت وفات آپ کی تمام بیٹیاں اور بیٹا موجود تھے۔

محترم حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف کو اللہ تعالیٰ نے دینی علوم کے ساتھ ساتھ انتظامی صلاحیت بھی عطا فرمائی تھی اور اس کے ساتھ ہمّت وحوصلہ اور وسیع القلبی بھی آپ کی صفات حسنہ میں شامل تھے۔ آپ واقفِ زندگی تھے اور ہمہ وقت سلسلہ کی خدمات میں مصروف رہتے تھے۔ صدر انجمن احمدیہ میں ناظر دعوۃ وتبلیغ۔ ناظر تعلیم وتربیت۔ صدر مجلس خدام الاحمدیہ۔ صدر و ناظم انجمن وقف جدید۔ صدر، انجمن تحریک جدید۔ صدر قضاء بورڈ۔ صدر مجلس کارپرداز۔ صدر اصلاحی کمیٹی نیز صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان و ناظر اعلیٰ اور امیر جماعت احمدیہ قادیان اور ڈائریکٹر فضل عمر فاؤنڈیشن وطاہر فاؤنڈیشن بھارت جیسے متعدد جلیل القدر عہدوں پر فائز رہے اور اپنی خداداد ذہانت، فراست اور اصابتِ رائے سے پیچیدہ مسائل کے بھی نہایت سہل حل نکال لیتے تھے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ایک عبادت گزار اور تہجد گزار بزرگ تھے۔ وفات سے چند سال قبل گھٹنوں کی تکلیف کے باعث آپ کرسی پر بیٹھ کر نماز ادا کرتے تھے جو کہ مسجد مبارک کے قدیمی حصہ میں پہلی صف میں رکھی جاتی تھی۔ آپ نہایت باوقار ملنسار اور غریبوں کے ہمدرد و ہر دلعزیز وجود تھے۔ قادیان کے تمام افراد کی خوشی غمی اور دُکھ تکلیف اور ہر جماعتی تقریب میں طبیعت کی خرابی کے باوجود شریک ہوتے تھے اور ہر ایک کی دلداری فرماتے تھے۔ آپ ایک بارُعب اور خوبصورت شخصیت کے مالک تھے ساتھ ہی طبیعت میں ایک لطیف مزاح کا پہلو بھی تھا جس کی وجہ سے ہر مجلس کو آپ گلزار بنا دیتے تھے۔ آپ کی شخصیت کا ایک نمایاں پہلو یہ تھا کہ آپ کو خلیفۂ وقت سے بے انتہا محبت وعقیدت تھی ایک موقع پر آپ نے فرمایا تھا کہ اگر کسی وقت خلیفۃ المسیح میرے بارے میں یہ ارشاد فرمائیں کہ تمہیں ناظر اعلیٰ کے عہدے سے ہٹا کر مددگار کارکن لگاتا ہوں تو بخدا میرے دل میں ذرہ بھر بھی ملال نہ ہوگا۔

باوجود شدید مصروفیت اور ذمہ داریوں کے دن رات آپ کا گھر آنے والوں کے لئے کھلا رہتا تھا جو بلا روک ٹوک کسی بھی وقت آپ کے سامنے اپنی حاجات ومسائل کا ذکر کرتے رہتے تھے۔ اور ہر ایک سے آپ خوش دلی سے پیش آتے تھے۔ تقسیم ملک کے بعد ہندوستان کی جماعتوں کو منظم کرنے میں آپ نے اہم رول ادا فرمایا یہاں تک کہ ہر احمدی خاندان سے آپ کے ذاتی مراسم تھے۔

آپ کو شکار اور پکنک اور کھیل کے پروگراموں کا بہت شوق تھا۔ خاص دلچسپی سے آپ ایسے پروگراموں کو تشکیل دیتے تھے اور باوجود بیماری کے آخری دنوں تک کھیل کے میدان میں تشریف لاتے رہے۔ آپ کی شخصیت کے بے شمار پہلو ہیں جو انشاء اللہ آئندہ پیش کئے جاتے رہیں گے۔

ادارہ بدر اس موقع پر اپنے جان ودل سے پیارے امام سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت صاحبزادہ صاحب مرحوم ومغفور کی زوجہ محترمہ آپ کے صاحبزادہ، صاحبزادیاں ودیگر پسماندگان سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مرحوم ومغفور کے درجات بلند فرمائے اور آپ کو اپنے قرب میں مقام خاص عطا فرمائے۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَہٗ وَوَسِّعْ مَدْخَلَہٗ وَاَکْرِمْ نُزُلَہٗ وَارْفَعْ دَرَجَتِہٖ فِی اَعْلٰی عِلِّیِّیْنَ۔

Graetz کے حوالہ سے لکھا ہے کہ دمشق اور حلب کے تیسری صدی عیسوی کے یہود کی یہ شہادت موجود ہے کہ وہ جزیرہ عرب میں یہود کے وجود سے انکار کرتے تھے۔ وہ کہتے تھے کہ خیبر کے یہودی یہودی نہیں کیونکہ خدا کے بارے میں توحید کے عقائد نہیں رکھتے اور نہ ہی وہ طالمود کی پورے طور پر پیروی کرتے ہیں۔

قرآن کریم میں ان کے جن عقائد پر تنقید وارد ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

ا۔ عرب یہود، عزیر کو اسی طرح خدا کا بیٹا سمجھتے تھے جس طرح عیسائی مسیح کو سمجھتے ہیں۔ غالباً اسی عقیدہ کی طرف دمشق اور حلب کے یہود اشارہ کرتے تھے۔ (توبہ)

۲۔ انہوں نے اپنے علماء دین اور راہبوں کو خدا کے سوا رب بنایا ہے یعنی ان کی اندھا دھند پیروی کرتے ہیں۔ (توبہ)

۳۔ ہم خدا کے بیٹے اور اس کے محبوب ہیں اس لئے ہمیں جہنم کی آگ صرف چند دن ہی چھوئے گی۔ (مائدہ۔بقرہ)

۴۔ قرآن کریم سے پتہ لگتا ہے کہ یہود عرب سخت قسم کے شرک میں مبتلا تھے۔ (آل عمران)

۵۔ وہ کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ تنگ دست ہے اور ہم امیر ہیں۔ (مائدہ - آل عمران)

۶۔ اسی طرح قرآن کریم میں یہود کی جبرئیل سے دشمنی کا بھی ذکر ہے۔ (سورۃ مائدہ)

یہ وہ عقائد ہیں جنہیں قرآن کریم نے یہود کی طرف منسوب کیا ہے۔ البتہ عرب کے یہود فلسطینی یہود کے برعکس قیامت اور بعث بعد الموت پر یقین رکھتے تھے۔

یہود مدینہ کے اسلام نہ لانے کے اسباب

یہود کے ایمان نہ لانے کی وجوہات صرف مذہبی نہیں بلکہ اس میں بہت سے اقتصادی، معاشرتی اور سیاسی اسباب شامل ہیں۔

ا۔ مذہبی وجوہات وہی ہیں جو ہر نبی کی مخالفت میں موجود ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان فرمایا ہے کہ جب بھی کوئی نبی آیا اس کی قوم اس سے استہزا کرتی رہی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہود اگرچہ ایک موعود نبی کے منتظر تھے لیکن ساتھ ہی یہود عصبیت اور احساس برتری کی بناء پر وہ پسند کرتے تھے کہ وہ بنی اسرائیل سے ہی آئے۔ عربوں کو وہ وحشی اور لاعلم قوم سمجھ کر ان سے نفرت کرتے تھے۔ اس لئے یہی احساس فخر ان کے انکار کا باعث بنا۔

۲۔ پھر اسلام میں یہود کے بعض عقائد کا سختی سے رد کیا گیا تھا۔ سیاسی نقطہ نگاہ سے چونکہ ان کے حریف قبائل اوس اور خزرج اسلام لانے میں پیش پیش تھے۔ اس لئے لازماً ان کے دل میں رسول اللہ کے خلاف نفرت پیدا ہوگئی اور اسلام کے جھنڈے کے نیچے صدیوں کے منتشر قبائل چونکہ متحد ہوتے جارہے تھے یہود اس کو اپنی عصبیت کی بناء پر کبھی برداشت نہیں کرسکتے تھے۔

۳۔ یہود ایک مالدار اور تاجر قوم تھی۔ ایسی اقوام کسی نبی پر ہرگز ایمان لانے میں چستی نہیں دکھاتیں۔ قرآن کریم نے بار بار یہود کی زرپرستی کو ان کی دیانت اور دینداری کی راہ میں ایک روک قرار دیا ہے۔

۴۔ یہود کو اپنے قلعوں اور جمعیت پر ناز تھا۔ وہ بین الاقوامی حیثیت رکھتے تھے۔ اس لئے وہ ابتداء میں مسلمانوں کو نفرت سے دیکھتے تھے۔

مدینہ کے یہودی قبائل

ا۔ بنو قریظہ:

مدینہ کے مشرق میں وادی کے قریب آباد تھے بعد میں یہ وادی انکے نام پر مشہور ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ آنے کے بعد جن قبائل سے معاہدہ دفاع باہمی کیا انمیں یہ بھی شامل تھے لیکن 5 ھ میں انہوں نے معاہدہ شکنی کی۔ اس سے قبل بھی وہ احزاب کے موقع پر کفار سے سازش کرچکے تھے۔ اس لئے 5ھ میں وہ حضرت سعد بن معاذ کے فیصلہ کے مطابق جو یہود کی مرضی سے منصف قرار پائے ان کے بالغ مرد قتل کردیئے گئے اور عورتوں اور بچوں کو غلام بنایا گیا۔

اس قبیلے سے حضرت ثعلبہ، زین بن سعنہ، سعید عطیہ اور ریحانہ اسلام سے مشرف ہوئے۔

۲۔ بنو نضیر

یہ قبیلہ وادی بطحان میں مقیم تھا۔ یہ مدینہ کی سب سے بڑی وادی تھی۔ آنحضرت ﷺ نے اس قبیلہ سے بھی دفاعی معاہدہ کیا تھا۔ مگر یہ قبیلہ معاہدہ شکنی کی پاداش میں ۴ ھ میں جلاوطن کیا گیا۔ حضرت مخریق یامین اور ابوسعد وغیرہ اسی قبیلہ سے تھے۔

۳۔ بنو قینقاع

اس قبیلہ کے لوگ مدینہ کی صنعت پر قابض تھے۔ زراعت پیشہ بھی تھے۔ دوسرے یہودی قبائل کے مقابل پر یہ تعداد میں زیادہ اور طاقتور تھے۔ سب سے پہلے اسی قبیلہ نے عہد شکنی کی اور جلاوطن ہوکر شام میں آباد ہوئے۔

۴۔ بنو صعول

اس قبیلہ کی کوئی الگ حیثیت نہیں تھی بلکہ یہ بنو قریظہ ہی کے زیر سایہ رہتے تھے۔ حضرت ثعلبہ۔ حضرت اسد بن کعب اور حضرت عبداللہ بن سلام اسی قبیلہ سے تھے۔ یہ بھی بنو قریظہ کے ساتھ ہی تباہ ہوگئے تھے۔

۵۔ بنو زبناع

یہ قبیلہ بنو قریظہ ہی کی ایک شاخ تھی بلکہ یہ ان کے ماتحت تھے۔ حضرت رافع کا نسبی تعلق اسی قبیلہ سے تھا۔ ان کے علاوہ بعض چھوٹے چھوٹے قبائل بھی تھے لیکن ان کی حیثیت علیحدہ نہیں تھی۔ سیرۃ ابن ہشام میں جہاں رسول اللہ ﷺ اور یہود مدینہ کے درمیان معاہدہ کی تفصیل ہے وہاں بھی ذکر ہے کہ اس معاہدہ میں بنی نجار، بنی عوف، بنی الحرث، بنی ساعدہ، بنی اوس، بنی جشم اور بنی ثعلبہ شامل تھے اور لکھا تھا کہ قبائل مذکورہ پر فرض ہوگا کہ ان میں سے کسی ایک پر جب کوئی حملہ کرے تو یہ سب اس کی مدد کریں گے۔

(مجلۃ الجامعہ)

خریداران بدر سے گذارش

کیا آپ نے بدر کا سالانہ چندہ خریداری ادا کردیا ہے اگر نہیں تو براہ کرم اپنی مقامی جماعت کے سیکرٹری مال یا نمائندہ بدر کو بذریعہ منی آرڈر یا بینک ڈرافٹ ارسال فرمائیں تا کہ آپ کا بدر مستقل جاری رہے۔

(مینیجر بدر)

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللہ بکاف عبدہ، کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

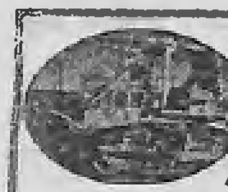
Syed Bashir Ahmed
Proprietor
Aliaa Earth Movers

(Earth Moving Contractor)
Available :
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2378266 (R), (M) 9437078266, 9437276659, 9337271174, 9437378063

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
کاشف جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649
گولبازار ربوہ
047-6215747

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز - کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Phone No (S) 01872-224074
(M) 98147-58900
E-mail: jovrav-say@yahoo.co.in
اللہ الیس عبدہ بکاف
Mfrs & Suppliers of :
Gold and Silver
Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)

محمود احمد بانی
منصور احمد بانی
اسد | شہروز | مسرور
BANI ®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
(ESTABLISHED 1956)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
5, SOOTERKIN STREET, KOLKATA-700072
BANI AUTOMOTIVES
56, TOPSIA ROAD (SOUTH)
KOLKATA-700046
BANI DISTRIBUTORS
5, SOOTERKIN STREET
KOLKATA-700072
PHONE: CITY SHOWROOM: 2236-9893, 2234-7577, WAREHOUSE: 2343-4006, 2344-8741, RESIDENCE: 2236-2096, 2237-8749, FAX: 91-33-2234-7577

بھارت کی مختلف جماعتوں میں

جلسہ ہائے یوم مسیح موعودؑ کا بابرکت انعقاد

حسب سابق امسال بھی بھارت کی مختلف جماعتوں اور ذیلی تنظیموں کے تحت جلسہ ہائے یوم مسیح موعودؑ کا انعقاد کیا گیا جس کا خلاصہ نہایت اختصار کے ساتھ قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔ (ادارہ)

قادیان: قادیان دارالامان میں زیرانتظام لوکل انجمن احمدیہ مورخہ 23 مارچ کو جلسہ کا آغاز بعد نماز مغرب وعشاء مسجد اقصیٰ میں زیر صدارت مکرم مولانا منیر احمد صاحب خادم ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم مولانا برہان احمد صاحب ظفر ناظر نشرواشاعت نے زیرعنوان ''حضرت مسیح موعودؑ کی سیرت وسوانح 1907ء کے الہامات وکشوف کی روشنی میں، مکرم مولانا عبدالوکیل صاحب نیاز نائب ناظم وقف جدید بیرون نے زیرعنوان ''امن عالم کیلئے مسیح موعودؑ کے زریں اصول وارشادات پر تقریر کی۔ مکرم مولوی رفیق احمد بیگ اُستاد جامعۃ المبشرین نے شرائط بیعت پڑھ کر سنائے۔ آخر میں صدر اجلاس نے صدارتی خطاب فرمایا آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کے ایک الہام 1888ء ''واصنع الفلک باعیننا'' کا ذکر کیا اور فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے بھی حضرت نوحؑ کی طرح اپنی جماعت کیلئے کشتی تیار کی۔ اب ہمارا فرض ہے کہ امن وعافیت کی اس کشتی میں سوار ہو جائیں آپؑ کی فرمانبرداری کریں کہیں ہم حضرت نوحؑ کے نافرمان بیٹے کی طرح نہ ہو جائیں۔ صدارتی خطاب کے بعد صدر اجلاس نے اجتماعی دُعا کروائی اور جلسہ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ (طاہر احمد چیمہ سیکرٹری اصلاح وارشاد حلقہ نور)

لجنہ اماء اللہ چنتہ کنٹہ:: مورخہ 25 مارچ 2007 بروز اتوار بعد نماز ظہر بمقام مسجد فضل عمر چنتہ کنٹہ میں زیر صدارت محترمہ بشریٰ نثار صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ اور نائب صدر محترمہ افسر قادر صاحبہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت اور نظم کے بعد محترمہ عصمت رخشندہ صاحبہ، محترمہ ریحانہ شریف خان صاحبہ۔ عزیزہ صدیقہ بیگم، عزیزہ آصفہ بیگم اور عزیزہ نسرین بیگم کی تقاریر ہوئیں دوران جلسہ 2 اور نظمیں ہوئیں۔ بعدہ بچیوں نے ایک ترانہ پیش کیا۔ آخر میں اختتامی خطاب اور اجتماعی دُعا کے بعد شاملین جلسہ کیلئے شیرینی کا انتظام تھا۔ (آمین)

(راشدہ بشارت نائب جنرل سیکرٹری)

جماعت احمدیہ اندورہ کشمیر: مورخہ 25 مارچ بروز اتوار 07ء بعد نماز عصر مسجد احمدیہ اندورہ میں زیر صدارت خاکسار منعقد ہوا۔ تلاوت اور نعت کے بعد مکرم راجہ طاہر احمد خان صاحب کی تقریر کے بعد ایک نظم ہوئی۔ آخر پر خاکسار نے جلسہ کی غرض وغایت بیان کی۔ لاؤڈ اسپیکر سے جلسہ کی کاروائی سنانے کا انتظام تھا۔ (محمد مقبول حامد خادم سلسلہ حال اندورہ کشمیر)

نرگائوں (اڑیسہ) جماعت احمدیہ نرگاؤں نے 24 مارچ کو بعد نماز مغرب وعشاء مکرم ضیافت خان صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ کی زیر صدارت جلسہ منعقد کیا۔ جلسہ کی کاروائی کا آغاز تلاوت سے ہوا۔ جس میں مکرم حیات خان صاحب، مکرم نواب خان صاحب، مکرم روجاب خاں صاحب، مکرم فقیر الدین خان معلم خوردہ، مکرم میر محمد علی صاحب۔ مکرم آفتاب الدین خان صاحب اور خاکسار محمد احمد معلم نرگاؤں کی سیرت حضرت مسیح موعودؑ کے تعلق سے مختلف تقاریر ہوئیں۔ جلسہ میں 50 مردوزن نے شرکت کی آخر میں حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ (محمد احمد معلم وقفِ جدید بیرون)

سرکل بھوانی ہریانہ ::

نئو:: مورخہ 23 مارچ کو بعد نماز مغرب وعشاء جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد تقاریر مکرم نصیب خان صاحب، رشید خان صاحب، عزیزہ ثمن بانو، مکرم صدیق صاحب نے کیں۔ آخر میں خاکسار رفیق احمد عاجز کا صدارتی خطاب ہوا۔ دُعا کے بعد اجلاس برخاست ہوا۔

دادری: مورخہ 07-3-23 کو بعد نماز جمعہ زیر صدارت مکرم سردار خان صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت مکرم ممتاز احمد صاحب نے کی۔ نظم مکرم عمران خان صاحب نے پڑھی۔ تقریر خاکسار رفیق احمد عاجز نے کی۔ دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

کھڈانہ:: مورخہ 30.3.07 کو زیر صدارت مکرم قاسم صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت مکرم امیر خان صاحب نے کی۔ نظم مکرم انجو بانو نے پڑھ کر سنائی۔ مکرم یاسین سروہا صاحب، مکرم رفیق خان صاحب نے تقاریر کیں۔ خاکسار نے آخری تقریر کی دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ (رفیق احمد عاجز مبلغ سلسلہ بھوانی۔ ہریانہ)

یادگیر: جماعت احمدیہ یادگیر میں مورخہ 25 مارچ 07 کو رات 9 بجے اس بابرکت جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا بعدہ نظم ہوئی اس کے بعد عرفان احمد صاحب گلبرگی، مکرم مولوی غلام عاصم الدین صاحب انسپکٹر تحریک جدید، مکرم رفیق اللہ خان صاحب، محترم مولوی ظہور احمد خان صاحب مبلغ سلسلہ یادگیر کی تقریر ہوئی۔ آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئیوں پر روشنی ڈالتے ہوئے احباب جماعت کو حضرت مسیح موعودؑ کے بتائے ہوئے راستے پر چلنے کی ہدایت کی۔ آخر پر محترم امیر صاحب صدر اجلاس نے تقریر فرمائی اور بعد دُعا جلسہ کا اختتام ہوا۔ (محمود احمد گلبرگی معلم ونمائندہ بدریادگیر کرناٹک)

برہ پورہ: ۔مورخہ 25.3.07 کو بعد نماز ظہر عصر احمدیہ مسجد برہ پورہ میں زیر صدارت سید عبدالنفیس صاحب منعقد ہوا تلاوت اور نظم کے بعد عزیزم سید ابوطاہر۔ عزیزم سید ابوقاسم اور خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض اور دعاوی کی مناسبت سے تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ لاؤڈ سپیکر سے کافی غیر احمدی احباب نے بھی اس جلسہ کو سنا۔ آخر پر شیرینی تقسیم کی گئی۔

(سید محمد آفاق احمد معلم وقف جدید بیرون۔ برہ پورہ سرکل بھاگلپور)

سرکل سیتاپور (یوپی): مورخہ 23.3.07 کو 11 بجے مکرم ظفر احمد صاحب گلبرگی سرکل انچارج سیتاپور کی صدارت میں جلسہ کا آغاز ہوا دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ جلسہ میں سیتاپور کے گردونواح سے 150 سے زائد مردوزن شریک ہوئے۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم شمیم احمد خان، مکرم محمد یاسین صاحب، مکرم آفتاب صاحب، مکرم ظفر احمد گلبرگی نے تقاریر کیں۔ بعدہ حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی (سلیم احمد معلم سیتاپور)

راٹھ (صوبہ یوپی): مورخہ 25.3.07 کو مکرم محمد انوار صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مختلف پہلوؤں پر مکرم ابرار احمد، مکرم مولوی شرافت احمد خان صاحب مبلغ سلسلہ مسکرا کی تقاریر ہوئیں۔ آخر میں صدر جلسہ کے مختصر خطاب کے بعد اجتمائی دُعا ہوئی۔ اس موقع پر تمام احباب جماعت کی چائے سے تواضع کی گئی۔ (ابرار احمد صدر جماعت راٹھ)

جمشیدپور: مورخہ 23.3.07 کو بعد نماز جمعہ مکرم سید آفتاب عالم صاحب کی زیر صدارت منعقدہ جلسہ تلاوت کے ساتھ شروع ہوا۔ نظم کے بعد مکرم قمر الدین صاحب طاہر، مکرم سید جمیل احمد صاحب، مکرم سید معین الحق صاحب، مکرم سید جاوید انور صاحب اور خاکسار نے سیرت حضرت مسیح موعودؑ کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔ مکرم سید آفتاب عالم صاحب کے صدارتی خطاب کے بعد دُعا ہوئی اور شیرینی تقسیم کی گئی۔ جلسہ کے بارے میں قبل از وقت اخباروں نے خبریں شائع کیں اور جلسہ کو بھی میڈیا نے خاص کوریج دی۔

(فرزان احمد خان مبلغ سلسلہ جمشیدپور)

ہسری (جھارکھنڈ) جماعت احمدیہ ہسری (جھارکھنڈ) میں مورخہ 23.3.07 کو جناب رمضان انصاری صاحب صدر جماعت ہسری کی صدارت میں جلسہ منایا گیا۔ تلاوت، نظم کے بعد مکرم شمس الہدیٰ صاحب معلم، خاکسار جاوید علی معلم ہسری، مکرم نور الہدیٰ سملیہ، مکرم شفیق احمد کی تقاریر ہوئیں۔ اختتامی خطاب صدر جماعت ہسری کا ہوا دعا کے بعد چائے کا انتظام تھا۔ (جاوید علی معلم سلسلہ ہسری)

بھونیشور: مورخہ 25.3.07 کو بعد نماز مغرب وعشاء جلسہ زیر صدارت مکرم امیر صاحب بھونیشور شروع ہوا تلاوت قرآن اور نظم کے بعد سید وثیق الدین احمد صاحب، سید تقی الدین احمد شاہ قادری، خاکسار اور مکرم عبدالحکیم صاحب اور سید نیر احمد صاحب کی مختلف پہلوؤں پر تقاریر ہوئیں دوران جلسہ کئی نظمیں بھی بچوں نے پیش کیں امیر صاحب کے خطاب اور دعا کے بعد حاضرین میں شیرینی تقسیم ہوئی حاضری تقریباً 100 افراد تھی۔ غیر احمدی احباب بھی شامل ہوئے۔ (سید فضل باری مبلغ سلسلہ بھونیشور)

پردا (چھتیس گڑھ) الحمدللہ کہ مورخہ 23 مارچ 2007ء کو بعد نماز جمعہ وعصر جماعت احمدیہ پردا کی نئی مسجد میں زیر صدارت مکرم انیس احمد دانی صدر جماعت بسنہ پردا جلسہ منعقد کیا گیا۔ بسنہ بھوکیل، لمدھرا۔ برپلاڈیہ سے مہمانان کرام تشریف لائے افتخار الرحمٰن، شجاعت علی صاحب، محمد عزیز صاحب، افضل خان صاحب، اسرافیل خان صاحب، شیخ مامون احمد صاحب معلمین کرام کی تقاریر ہوئیں۔ جلسہ کامیاب رہا۔

(حلیم احمد مبلغ انچارج چھتیس گڑھ)

کلکتہ: 25 مارچ کو مسجد احمدیہ کلکتہ میں زیر صدارت محترم سید محمود احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ جلسہ کا انعقاد ہوا۔ مہمان خصوصی محترم امیر صاحب صوبہ بنگال وآسام محترم محمد مشرق علی صاحب موجود تھے قائد مجلس خدام الاحمدیہ کلکتہ کی تلاوت اور نظم کے بعد ایک تقریر مکرم کاشف احمد سہگل صاحب کی ہوئی۔ بعد ایک نظم آخری تقریر خاکسار کی ہوئی۔ صدر اجلاس کے خطاب کے بعد اجتمائی دُعا کے ساتھ جلسہ کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔ (محمد مصلح الدین سعدی مبلغ سلسلہ کلکتہ)

ممبئی (صوبہ مہاراشٹر): جماعت احمدیہ ممبئی میں یہ جلسہ بصدارت مکرم سید شکیل احمد صاحب زعیم انصار اللہ ممبئی بمقام الحق بلڈنگ مورخہ 25 مارچ بعد نماز عصر منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم سید عبدالحق صاحب، مکرم مقصود احمد صاحب، مکرم زاہد الرحمٰن صاحب اور مکرم پرویز احمد خان صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کے سیرت کے مختلف پہلوؤں کو بیان کیا مکرم سید منور الدین صاحب اور خاکسار کی تقاریر ہوئیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے بعد یہ جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا۔ تمام حاضرین کیلئے طعام کا انتظام کیا گیا تھا۔

(سید طفیل احمد شہباز مبلغ سلسلہ ممبئی)

سکندر آباد: مورخہ 25 مارچ کو شام چھ بجے مسجد نور سکندر آباد میں جلسہ منعقد کیا گیا۔ اس جلسہ کی صدارت محترم سلطان محمد الہٰ دین صاحب امیر جماعت احمدیہ سکندر آباد نے کی۔ تلاوت و نظم کے بعد عزیزم طارق احمد نے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم میں سے چند اقتباسات پیش کئے۔ دو نظموں کے بعد خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت اور تعلیم کے عنوان پر صدارتی خطاب کے بعد دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ کے بعد تمام حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ (پی ایم رشید مبلغ سلسلہ سکندر آباد)

حیدر آباد: مورخہ 25 مارچ 2007 کو مسجد الحمد مومن منزل سعید آباد میں ۱۱ بجے صبح جلسہ محترم سیٹھ محمد سہیل صاحب صوبائی امیر آندھرا پردیش کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم غلام شفیع الدین صاحب، محترم شیخ ابراہیم صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد حیدر آباد، خاکسار اور عزیز سعید الدین مبشر کی تقاریر ہوئیں۔ آخر میں محترم صدر اجلاس نے احباب جماعت کو نظام جماعت سے منسلک رہتے ہوئے اپنی زندگیاں گزارنے کی تلقین فرمائی۔ دُعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔ (مقصود احمد بھٹی مبلغ سلسلہ حیدر آباد)

وڈمان (سرکل چنتہ کنٹہ): مورخہ 25.3.07 کو بعد نماز مغرب وعشاء مسجد احمدیہ وڈمان میں خاکسار کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم زبیر احمد صاحب، مکرم وسیم احمد صاحب، مکرم عرفان احمد صاحب، اور خاکسار کی تقاریر ہوئیں۔ دوران جلسہ کئی نظمیں ہوئیں۔ بعد دُعا جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(طاہر احمد پونچھی متعلم سلسلہ وڈمان)

بنڈلہ پلی (سرکل نلگنڈہ): مورخہ 24 مارچ کو خاکسار کی صدارت میں تلاوت و نظم کے بعد مکرم محمد یعقوب صاحب معلم، محمد بشیر احمد صاحب اور خاکسار کی تقاریر ہوئیں۔ اجتماعی دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ بعدہ حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

کاسرلہ پہاڑ: مورخہ 30 مارچ کو بعد نماز مغرب وعشاء خاکسار کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد محمد یعقوب صاحب معلم، اور مکرم ولی پاشا صاحب معلم کی تقاریر ہوئیں آخر میں خاکسار نے علاقائی زبان میں تقریر کی۔ دُعا کے بعد حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ (شبیر احمد یعقوب سرکل انچارج نلگنڈہ)

اراڈاپلی: مورخہ 23 مارچ کو بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ میں جلسہ مکرم یعقوب علی صاحب صدر جماعت اراڈاپلی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد خاکسار نے حضرت مسیح موعود کی بعثت کا پس منظر اور آپ کی صداقت پر روشنی ڈالی۔ دُعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ (مرزا انعام الکبیر معلم اراڈاپلی)

سرکل نظام آباد: 23.3.07 کو کامار یڈی شہر میں مکرم غلام محمد صاحب صدر جماعت کامار یڈی کی زیر صدارت جلسہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم منیر احمد صاحب اور خاکسار کی تقاریر ہوئیں۔ پردہ کی رعایت سے مکرمہ وحیدہ معراج صاحبہ صدر لجنہ چندہ پور اور عزیزہ بشریٰ بیگم کی تقاریر ہوئیں۔ دوران جلسہ کئی نظمیں ہوئیں۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے بعد حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ مرد وزن پر مشتمل 48 افراد شامل ہوئے۔ (محمد اقبال کنڈوری مبلغ سرکل نظام آباد)

گلبرگہ: 25.3.07 کو بمقام احمدیہ دار الذکر گلبرگہ میں مکرم قریشی محمد عبد اللہ صاحب صدر جماعت گلبرگہ کی زیر صدارت منعقد کیا گیا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم محمد عبد اللہ صاحب، عزیزم فراست نوید، مکرم وسیم احمد صاحب، مکرم عبد الرب صاحب، مکرم وسیم احمد نور صاحب، مکرم نصیر احمد صاحب، خاکسار ایم مقبول اور مکرم ظفر احمدی صاحب کی تقاریر ہوئیں۔ تمام سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مختلف پہلوؤں پر مشتمل تھیں دوران جلسہ کئی نظمیں ہوئیں۔ صدر جلسہ کی دُعا کے بعد حاضرین میں شیرینی تقسیم ہوئی۔

(ایم مقبول احمد سورب مبلغ سلسلہ گلبرگہ)

سرکل جیند (ہریانہ) ہتھو: مکرم پالا خان صاحب کی صدارت میں جلسہ شروع ہوا تلاوت اور نظم کے بعد تقاریر مکرم نصیب خان و مکرم طارق عبد اللہ معلم سلسلہ نے کیں دُعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔

ڈومرخان: جلسہ زیر صدارت مکرم بلبیر خان صاحب، تلاوت اور نظم کے ساتھ شروع ہوا۔ تقریر شوکت خان اور شوقین خان و مکرم شفیق احمد صاحب معلم سلسلہ نے کیں۔ دُعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔

لون: جلسہ زیر صدارت مکرم شریف صاحب تلاوت سے شروع ہوا۔ نظم کے بعد تقریر مکرم اعجاز ساگر صاحب و طاہر علی صاحب نے کی دُعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔

دمتان: جلسہ زیر صدارت مکرم سبھاش خان صاحب شروع ہوا تلاوت اور نظم کے بعد تقریر مکرم اعجاز احمد صاحب ساگر معلم سلسلہ نے کی۔ دُعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔

ملک پور: جلسہ زیر صدارت مکرم مانگے خان صاحب منعقد ہوا اور نظم کے بعد تقریر مکرم مانگے خان صاحب و مکرم سرور صاحب معلم سلسلہ نے کی دُعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔

کرم گڑھ: جلسہ کی صدارت عمران احمد صاحب نے کی تلاوت اور نظم کے بعد تقریر اسلم خان اور اسلام الدین احمدی معلم سلسلہ نے کی دُعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔

امر گڑھ: جلسہ کی صدارت مکرم اسلام الدین صاحب نے کی تلاوت اور نظم کے بعد تقاریر مکرم عزیز احمد اور مکرم اسلام الدین صاحب نے کی دعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔

باس: جلسہ زیر صدارت مکرم ہوا سنگھ صاحب منعقد ہوا تلاوت اور نظم کے بعد مکرم گلفام صاحب معلم سلسلہ و مکرم انور صاحب اور ہوا سنگھ صاحب نے تقاریر کیں۔ بعد دعا جلسہ ختم ہوا۔

نڈانہ: جلسہ کی صدارت مہندر خان صاحب نے کی تلاوت کے بعد تقریر مجید احمد معلم سلسلہ و مہندر صاحب نے کی دُعا کے بعد جلسہ کا اختتام ہوا۔

کروتھ: جلسہ کی صدارت مکرم سلیم احمد صاحب نے کی تلاوت اور نظم کے بعد تقاریر امر جیت خان و مکرم حبیب الرحمٰن صاحب معلم سلسلہ نے کیں دُعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

جیند: جلسہ زیر صدارت مکرم ماسٹر شیر علی صاحب منعقد ہوا تلاوت اور نظم کے بعد تقاریر خاکسار طاہر احمد طارق مکرم ماسٹر شیر علی صاحب، مکرم لیاقت صاحب اور مکرم الیاس بھٹی صاحب نے کیں۔ دُعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔ (طاہر احمد طارق سرکل انچارج جیند)

مسکرا: 29.3.07 کو بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ مسکرا میں خاکسار کی زیر صدارت جلسہ کیا گیا۔ تلاوت نظم کے بعد خاکسار نے تقریر کی۔ دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ (شرافت احمد خان مبلغ سلسلہ مسکرا۔ یوپی)

اٹارسی: مورخہ 23.3.07 کو مسجد احمدیہ اٹارسی میں بعد نماز مغرب وعشاء مکرم عبد الحفیظ صاحب صدر جماعت احمدیہ اٹارسی کی زیر صدارت جلسہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید و نظم کے بعد مکرم مولوی سید قیام الدین صاحب برق اور خاکسار نے تقریر کی۔ بعدہ مکرم صدر اجلاس نے مختصر اً نصائح کیں اور دُعا کے ساتھ اجلاس برخاست ہوا۔

خانپور ملکی: جماعت احمدیہ خانپور ملکی نے 23 مارچ 2007 کو بعد نماز مغرب وعشاء مسجد میں جلسہ زیر صدارت مکرم انور حسین صاحب صدر جماعت خانپور ملکی منعقد کیا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم سید اقبال احمد صاحب۔ مکرم سید ہارون رشید صاحب معلم، مکرم سید فضل احمد صاحب مبلغ سلسلہ، مکرم سید آفتاب احمد صاحب مبلغ سلسلہ اور صدر اجلاس نے تقریر کی۔ دعا کے بعد شیرینی تقسیم کی گئی۔ (مبین اختر سیکرٹری اصلاح وارشاد، خانپور ملکی)

دیوگھر (جھارکھنڈ): دیوگھر جماعت میں جلسہ کا انعقاد مکرم حیدر علی صاحب صدر جماعت دیوگھر کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد خاکسار اور مکرم صدر اجلاس نے تقریر کی دعا کے بعد اجلاس کی کارروائی ختم ہوئی۔ (محمد عالم معلم سلسلہ دیوگھر (جھارکھنڈ)

لجنہ اماء اللہ ظہیر آباد (آندھرا پردیش): مورخہ 25.3.07 کو جلسہ یوم مسیح موعودؑ موعود منعقد کیا گیا خاکسار نے حضرت مسیح موعود کی سیرت طیبہ پر روشنی ڈالی۔ مورخہ 11.3.07 کو لجنہ اماء اللہ کے زیر اہتمام تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں خاکسار نے پردے کی رعایت سے نماز کی اہمیت وافادیت پر تقریر کی۔ (غلام احمد سمیر مبلغ سلسلہ ظہیر آباد)

چک ایمرچھ: مورخہ 23.3.07 کو بعد نماز مغرب در جامعہ مسجد احمدیہ (چک ایمرچھ) خانپورہ میں جلسہ زیر صدارت مکرم رفیع اللہ لون صاحب صدر جماعت مقامی جلسہ شروع ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد خاکسار، مکرم مبارک احمد لون، مکرم حاجی بابو الطاف احمد، مکرم مظفر احمد قریشی صاحب اور مکرم سید ناصر احمد صاحب ندیم کی تقاریر ہوئیں دوران جلسہ کئی نظمیں ہوئیں۔ صدارتی خطاب کے بعد دعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔

اسی طرح 24 مارچ کو ناصرات الاحمدیہ کی طرف سے بھی ایک جلسہ ہوا جس میں تلاوت و نظم کے بعد عزیزہ عصمت جہاں، عزیزہ نکہت اقبال، سیدہ عزرہ شاہین، صافیہ منصور اور رخسار پروین کی تقاریر ہوئیں۔ اور اسی طرح مورخہ 25 مارچ کو بھی مجلس اطفال الاحمدیہ کی طرف سے منعقد جلسہ میں عزیز عارف احمد خان، ثاقب طارق، سید محسن علی، طاہر احمد راشد، فیروز احمد خان اور ظفر احمد کی تقاریر ہوئیں۔ آخر میں خاکسار نے بچوں کو نصائح کیں۔ دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ (سید امداد علی خادم سلسلہ چک ایمرچھ)

کلکتہ: مورخہ 25 مارچ کو مسجد احمدیہ کلکتہ میں زیر صدارت محترم سید محمود احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ منعقد ہوا، جبکہ مہمان خصوصی کے طور پر محترم امیر صاحب صوبہ بنگال و آسام محترم محمد مشرق علی صاحب موجود تھے۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم کاشف احمد صاحب سہگل اور خاکسار کی تقاریر ہوئیں دوران جلسہ ایک نظم بھی ہوئی۔ آخر پر صدر اجلاس نے تقریر کی۔ اجتماعی دُعا کے ساتھ جلسہ کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

(محمد مصلح الدین سعدی مبلغ سلسلہ کلکتہ)

بنگلور: مورخہ 25 مارچ کو بعد نماز عصر احمدیہ مسجد میں جلسہ خاکسار (محمد کلیم خان) کی زیر صدارت منعقد کیا گیا تلاوت و نظم کے بعد مکرم قریشی عبید اللہ صاحب، مکرم قریشی عبد الحکیم صاحب، مکرم اسد اللہ صاحب، اور عزیز سید فاتح احمد کی تقاریر ہوئیں دوران جلسہ میں کئی نظمیں اطفال بچوں نے پڑھیں۔ آخر پر خاکسار کے صدارتی خطاب اور امیر صاحب کی دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ حاضرین جلسہ میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

(محمد کلیم خان، مبلغ سلسلہ بنگلور)

اندورہ: مورخہ 25 مارچ 07 کو بعد نماز عصر مسجد احمدیہ اندورہ میں جلسہ زیر صدارت مکرم محمد مقبول صاحب حامد معلم سلسلہ منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم راجہ طاہرہ احمد خان اور مکرم محمد مقبول صاحب حامد کی تقاریر ہوئیں دوران جلسہ کئی نظمیں ہوئیں۔ آخر پر دُعا کے ساتھ اجلاس کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

(راجہ منظور احمد خان صدر جماعت احمدیہ اندورہ)

بھاگلپور : مورخہ 25.3.07 کو بعد نماز عصر مکرم جناب مسعود عالم صاحب کی زیر صدارت جلسہ کا انعقاد مسجد احمدیہ بھاگلپور میں کیا گیا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم سید عبد العزیز صاحب معلم، مکرم مولوی شیخ طاہر الاختر صاحب مبلغ کشن گنج اور خاکسار کی تقاریر ہوئیں۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے بعد شیرینی تقسیم کی گئی۔

(شیخ ہارون رشید مبلغ سلسلہ)

دہلی : مورخہ 25 مارچ 07 کو مسجد بیت الہادی دہلی میں زیر صدارت مکرم داؤد احمد صاحب صدر جماعت دہلی منعقد ہوا تلاوت و نظم کے بعد مکرم سرور رضا نائب صدر جماعت اور خاکسار نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر تقریر کی۔ آخری تقریر صدر اجلاس نے کی۔ دُعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔

(سید کلیم الدین مبلغ انچارج دہلی)

کرڈاپلی :23 مارچ کو بعد نماز مغرب جماعت احمدیہ کرڈاپلی میں جلسہ زیر صدارت مکرم رشید احمد صاحب نائب صدر جماعت منعقد ہوا۔ تلاوت اور تین نظموں کے بعد مکرم شہادت احمد خان معلم، مکرم صفاء الدین صاحب، مکرم شیخ امام صاحب، مکرم تا تار محمد صاحب سیکرٹری امور عامہ، مکرم مولوی شیخ شفیق صاحب انسپکٹر وقف جدید، مکرم انور خان اور مولوی شیخ عبد الحکیم صاحب کی تقاریر ہوئیں۔ صدارتی خطاب کے بعد دُعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔

(رشید احمد نائب صدر جماعت کرڈاپلی)

بنگلور میں تربیتی جلسہ

مورخہ 11 مارچ کو محترم محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد قادیان بنگلور تشریف لائے۔ اُسی دن صبح مسجد احمدیہ بنگلور میں صوبہ کرناٹک کے صدر صاحبان و مبلغین کرام کے ساتھ میٹنگ ہوئی جس میں محترم ناظر صاحب نے اصلاحی کمیٹی کے قیام کی غرض، صد سالہ خلافت جوبلی کے پروگرام اور وقف جدید کے بارے میں تفصیل سے روشنی ڈالی اور مندرجہ بالا تینوں امور پر مشورہ ہوا۔ یہ میٹنگ نماز ظہر کے وقت ختم ہوئی۔

بعد نماز عصر ایک تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا۔ جلسہ کی صدارت محترم صوبائی امیر محمد شفیع اللہ صاحب نے فرمائی اور مہمان خصوصی کے طور پر مکرم ناظر صاحب اصلاح وارشاد موجود تھے۔ تلاوت و نظم کے بعد خاکسار کی تقریر ہوئی ایک نظم کے بعد مہمان خصوصی محترم ناظر صاحب اصلاح وارشاد قادیان نے احباب جماعت بنگلور سے خطاب فرمایا۔ جس میں احباب کو نماز باجماعت، اطاعت نظام اور اصلاحی امور کی طرف توجہ دلائی آخر پر صدر صاحب نے مختصر اور جامع خطاب فرمایا۔ اُس دن 14 افراد بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے ان تمام نومبائعین کا محترم ناظر صاحب کے ساتھ تعارف کروایا گیا۔ دُعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

مورخہ 12 مارچ کو بنگلور کے مختلف حلقہ جات کا محترم امیر صاحب اور محترم ناظر صاحب نے دورہ کیا اور بمقام جگور ساڑھے سات بجے تربیتی جلسہ کا انعقاد کیا گیا جس میں تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی عطاء الرحمن صاحب نے مہمان خصوصی کا تعارف کروایا۔ جلسہ کی پہلی تقریر خاکسار کی ہوئی۔ محترم ناظر صاحب اصلاح وارشاد قادیان نے افراد جماعت سے خطاب فرمایا۔ جس میں خلافت جوبلی کے سلسلہ میں دُعاؤں کے اہتمام، نوافل کی ادائیگی اور نفلی روزہ کی طرف توجہ دلائی اور حلقہ جگور کے بچوں میں انعامات تقسیم کئے۔ دُعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(محمد کلیم خان مبلغ سلسلہ بنگلور کرناٹک)

انعامی مقالہ نویسی کی میعاد میں توسیع

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے سلسلہ میں خدام، انصار، لجنہ، ناصرات اطفال الاحمدیہ، مبلغین اور معلمین کیلئے چھ عنوانات مقرر کر کے انعامی مقالہ نویسی کا اعلان کیا گیا تھا اور مقالہ بھجوانے کی آخری تاریخ 15 جولائی 2007ء مقرر کی گئی تھی۔

جوبلی کمیٹی قادیان نے جائزہ و مشورہ کے بعد یہ فیصلہ کیا ہے کہ مقالہ لکھنے والوں کو مزید مہلت دی جائے چنانچہ اب مقالہ قادیان بھجوانے کی آخری تاریخ 31 دسمبر 2007ء مقرر کی گئی ہے۔ مذکورہ بالا طبقات کے زیادہ سے زیادہ ممبران کو اس مقابلہ مقالہ نویسی میں حصہ لینا چاہئے۔ سب سے بڑا یہ فائدہ ہوگا کہ ان کے علم میں بہت اضافہ ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔ جو احباب و مستورات اور بچے بچیاں اس مقابلہ کی تیاری کر رہے ہیں وہ اپنے نام مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد صدر سب کمیٹی کو بھجوا دیں۔

(صدر خلافت جوبلی کمیٹی قادیان)

شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ

00-92-476214750 فون ریلوے روڈ

00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

خلافت احمدیہ جوبلی کے سلسلہ میں

مقابلہ انعامی مقالہ جات

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے منظور فرمودہ پروگراموں میں سے ایک پروگرام یہ ہے کہ 2007 کے دوران خلافت احمدیہ کے عنوان پر تحقیقی مقالے لکھوائے جائیں اور ان میں امتیازی پوزیشن حاصل کرنے والوں کو انعام دیئے جائیں۔ چنانچہ جوبلی کمیٹی قادیان نے مختلف طبقات کو مدنظر رکھتے ہوئے درج ذیل تفصیل کے مطابق چھ عنوان اور انعامات کی رقم مقرر کی ہے جس کی سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت منظوری مرحمت فرما دی ہے۔

عنوان	طبقات
ا۔ اسلامی خلافت کا تصور (خلافت کی اہمیت و ضرورت)	اراکین مجلس انصار اللہ بھارت کیلئے
۲۔ برکات خلافت، دین کے استحکام کے لحاظ سے (خلافت راشدہ اور خلافت احمدیہ کے دور کو ملحوظ رکھتے ہوئے)	اراکین مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کیلئے
۳۔ برکات خلافت، خوف کو امن میں بدلنے کے لحاظ سے (خلافت راشدہ اور خلافت احمدیہ کے دور کو ملحوظ رکھتے ہوئے)	ممبرات لجنہ اماء اللہ بھارت کیلئے
۴۔ برکات خلافت اور قیام توحید	مبلغین کرام کیلئے
۵۔ خلافت علیٰ منہاج نبوت کی بشارت اور خلافت احمدیہ کا قیام	معلمین کرام کیلئے
۶۔ تنظیموں کے لحاظ سے خلافت ثانیہ کی برکات	اطفال و ناصرات الاحمدیہ کیلئے

شرائط

ا۔ مقالہ کم از کم پچاس ہزار الفاظ پر مشتمل ہو ۲۔ اطفال و ناصرات کیلئے بیس ہزار الفاظ۔ ۳۔ مقالہ کھلا کھلا صاف اور خوشخط ہو اور کاغذ کے ایک طرف لکھا جائے ۴۔ مقالہ بھجوانے کی آخری تاریخ 31 دسمبر 2007 ہے۔ ۵۔ تمام مقالے صدر کمیٹی مقالہ جات مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد کے نام بھجوائے جائیں۔ (موصولہ تمام مقالہ جات کو چیک کر کے نتائج نکالنے کیلئے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے) **انعامات:** اطفال و ناصرات کے مقالوں میں سے اوّل پوزیشن حاصل کرنے والے کو -/7000 روپے اور دوم کو -/5000 روپے اور سوئم آنے والے کو -/3000 روپے انعام دیا جائے گا۔ جبکہ دیگر پانچ طبقوں کے مقابلہ جات میں ہر طبقے میں اوّل دوم اور سوم آنے والے کو علی الترتیب -/9000 روپے۔ -/7000 روپے۔ اور -/5000 روپے انعام دیا جائے گا۔ (صدر جوبلی کمیٹی قادیان)

جامعہ احمدیہ قادیان میں ایک تربیتی جلسہ کا انعقاد

مورخہ 21.4.07 صبح 8 بجے مکرم چوہدری نعیم الدین صاحب ارشد چارٹڈ اکاؤنٹنٹ آف پاکستان جامعہ احمدیہ قادیان تشریف لائے۔ آپ کے ہمراہ مکرم وحید الدین صاحب نائب ناظر تعلیم اور مکرم قاری نواب احمد صاحب نائب ناظر بیت المال آمد بھی تھے۔ ان کی جامعہ احمدیہ میں تشریف آوری پر مکرم عبد المؤمن صاحب راشد قائم مقام پرنسپل جامعہ احمدیہ کی زیر صدارت ایک مختصر تربیتی پروگرام رکھا گیا جس کا آغاز عزیز ابو الوفاء کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ مکرم قاری نواب احمد صاحب نے ان کا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ موصوف حضرت منشی عبد اللہ صاحب سنوری رضی اللہ عنہ کے پڑنواسے اور حضرت عبد الرحیم صاحب درد کے پڑپوتے ہیں۔ بعدہ موصوف نے اپنی تقریر کے آغاز میں فرمایا مجھے بہت خوشی ہے کہ میں اس وقت مسیح پاک کی اس مقدس بستی میں آپ جیسے خوش بخت طلباء سے مخاطب ہوں۔ یہ محض رسم کے طور پر نہیں کہہ رہا کہ آپ خوش قسمت ہیں بلکہ جماعت احمدیہ کی سو سالہ تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ جس گھر سے بھی خلوص نیت کے ساتھ یہاں واقفین آئے ان کی کئی نسلیں سنور گئیں

آپ نے فرمایا کہ ہندوستان ایک ایسا ملک ہے جس کے باشندے تقریباً ہر ملک میں کثیر تعداد میں پائے جاتے ہیں۔ اگر آج واقفین یہاں ہندوستان میں ان کے رشتہ داروں کو احمدی بناتے ہیں تو باقی جو بیرونی ممالک میں ہیں ان سے جماعت کا رابطہ ہوگا اور ان کو احمدیت کے آغوش میں لانے کیلئے بہت آسانی ہوگی۔

آپ نے حضرت مسیح موعود کے پانچوں خلفاء کا تذکرہ کرتے ہوئے ان کی عظیم روحانیت، ان کی تبحر علمی، ان کا توکل علی اللہ، ان کی جماعت کے تئیں تعلیم و تربیت کی انتھک کوشش، قبولیت دُعا وغیرہ کے بارہ میں طلباء کو بتایا۔ اور فرمایا کہ ہمیں ہمیشہ ان نمونوں کو اپنے پیش نظر رکھنا چاہئے اور ہمیں ان جیسا بننے کی کوشش کرنی چاہئے۔ نیز فرمایا کہ خلافت سے عقیدت اور کامل اطاعت اور وابستگی ہر احمدی کے لئے اور خصوصیت سے واقفین کے لیے بہت ضروری ہے۔ اور اسی میں ہماری ترقی اور اتحاد و اتفاق کا راز مضمر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں خلافت سے کامل وابستگی اور وفاء کا نمونہ قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(محمد یوسف انور استاد جامعہ احمدیہ قادیان)

موبائل: شہد کی مکھیوں کیلئے خطرہ

یہ بات تو واضح ہے کہ موبائل فون انسان کی صحت پر منفی اثر ڈالتے ہیں لیکن اب یہ اتنے خطرناک ہوگئے ہیں کہ اب چھوٹے موٹے کیڑے مکوڑے بھی ان سے متاثر ہورہے ہیں۔ ایک نئے تجربے سے یہ پتہ چلا ہے کہ موبائل فون کا ریڈیئیشن شہد کی مکھیوں کیلئے خطرناک ہے۔ اس کی وجہ سے ان کا وجود خطرہ میں پڑتا جارہا ہے۔ سائنسدانوں نے تو یہاں تک کہا ہے کہ ہمارے موبائل سے بڑھتے لگاؤ کی وجہ سے ایک دن ہمیں کھانے کی کمی کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے کیونکہ اس کے ڈر سے شہد کی مکھیاں اب پھولوں کے آس پاس کم گردش کرتی ہیں۔ شہد کی مکھیاں ہمارے لئے کس قدر مفید ہیں ہمیں اس کا اندازہ البرٹ آئنسٹین کی اس بات سے ہوسکتا ہے جس میں انہوں نے کہا تھا کہ ”اگر زمین سے شہد کی مکھیوں کا وجود ختم ہوگیا تو آدمی کے پاس صرف چار سال کی زندگی ہوگی“۔ امریکی ڈاکٹر جارج کارلو نے کہا کہ شہد کی مکھیوں کے پھولوں پر نہ بیٹھنے سے پالی نیشن کا عمل متاثر ہوگا۔ (یعنی اناجوں اور پھلوں کی افزائش کا کام بند ہو جائے گا) اور اس سے فصلوں کی پیداوار پر اثر پڑے گا اور نتیجۃً فقدان غذائیت کا خطرہ بڑھے گا۔ پالی نیشن عمل بیج کے دوبارہ بننے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اس عمل کے بعد ہی پھل کی افزائش ہوتی ہے۔ کارلو نے کہا ہے کہ امریکہ و یورپ میں شہد کی مکھیاں اتنی خوف زدہ ہیں کہ وہ پھولوں کے آس پاس بھی پھٹک نہیں رہیں۔ امریکہ تو پہلے سے ہی اس مصیبت میں پریشان تھا لیکن اب برٹین میں شہد کی مکھی پالنے والے کسان بھی اس مصیبت سے عاجز آچکے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی جرمن، سوئزرلینڈ، سپین، پرتگال، اٹلی اور گریس میں بھی کسانوں کا حال برا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ سیب، ناشپاتی، نیمبو، اور کئی ایسے پھل ہیں جنہیں اگانے کیلئے پالنیشن کی ضرورت پڑتی ہے کارلو نے کہا کہ موبائل کے ریڈیئیشن میں آکر شہد کی مکھیاں اپنے چھتے تک واپس نہیں جاپاتیں اس سے ان کا نیویگیشن سسٹم بگڑ جاتا ہے۔

ایڈس نے دی تعلیمی اداروں میں دستک

خبردار! ایڈس کی مہلک بیماری اپنی تمام حدیں پار کرچکی ہے۔ وقت رہتے ہم اگر ہوشیار نہ ہوئے تو نتائج اور بھی خطرناک ہوں گے۔ حالت کی خوفناکی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس مہلک بیماری نے خاموشی سے تعلیمی ادارہ جات میں بھی اپنے پیر پھیلانے شروع کردیئے ہیں۔ وجہ صرف اتنی ہے کہ کالج کے طلباء میں جنسی بے راہ روی کے بارے میں میلان بڑھ رہا ہے۔ اور وہ بے دھڑک اس خطرناک بیماری کو دعوت دے رہے ہیں۔ اس بات کی تصدیق ایڈس کنٹرول بورڈ صوبہ پنجاب کی ڈاکٹر ستندر کور نے کی ہے۔

ذرائع بتاتے ہیں کہ طلباء کے ایک طبقہ نے اپنے اخراجات کو اپنی حیثیت سے زیادہ بڑھالیا ہے۔ غیر محفوظ جنسی تعلقات اور لگاتار نشے کی وجہ سے بھی ایڈس جیسی مہلک بیماری تیزی سے پھیل رہی ہے۔ اس کی تازہ ترین مثال گزشتہ دنوں سول ہسپتال میں آئے ایک مریض سے لی جاسکتی ہے۔ جو نشے کے انجکشن خود بھی اور دوسرے دوستوں کو لگایا کرتا تھا۔ نتیجۃً اسے ایڈس نے گھیر لیا۔ مریض کے مطابق ایک انجکشن کو تقریباً 70 افراد استعمال کررہے تھے حالانکہ باقی نوجوانوں کا تا حال ابھی کچھ پتہ نہیں چل پایا۔ ڈاکٹر ستندر کور کے مطابق جتنی تیزی سے یہ بیماری بڑھ رہی ہے اتنی تیزی سے اس کے متعلق بیداری کیلئے اقدامات نہیں کئے جارہے۔ اسی طرح ایک اور بات ان دنوں بحث کا موضوع بنی ہوئی ہے کہ پنجاب کے ایک کالج کے چھ طلباء میں اس بیماری کے اثرات پائے گئے ہیں۔ جانکاروں کے مطابق اس بیماری کے کالج میں داخل ہونے کی اہم وجہ طلباء و طالبات کا اپنے اخراجات کو بڑھانا ہے جن کو پورا کرنے کیلئے وہ غلط راستے کو چن لیتے ہیں۔ قابل اعتماد ذرائع نے بتایا ہے کہ گزشتہ دنوں بھی کالج کے طلباء کے خون میں ایڈس کے اثرات ہونے کی امید ظاہر کی گئی تھی۔ حالانکہ کالج کے سربراہ ایسی کسی بھی خبر کو بے بنیاد افواہ بتاکر لاعلمیت ظاہر کررہے ہیں۔ ذرائع ابلاغ نے بتایا ہے کہ اس بیماری کے بڑھنے کا اہم سبب صوبہ پنجاب میں ریڈ لائٹ ایریا کا فقدان ہے۔ جس کی وجہ سے اس کی روک تھام حکومت کیلئے خاصی مشکل ثابت ہورہی ہے۔

(بحوالہ روزنامہ دینک جاگرن جالندھر)

بقیہ: از صفحہ اول

فرمان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

”اصل میں انسان کی خدا تعالیٰ پردہ پوشی کرتا ہے کیونکہ وہ ستار ہے اور بہت سے لوگوں کو خدا تعالیٰ کی ستاری نے ہی نیک بنا رکھا ہے ورنہ اگر خدا تعالیٰ ستاری نہ فرمائے تو پتہ لگ جاوے انسان میں کیا کیا گند پوشیدہ ہیں۔ انسان کے ایمان کا بھی کمال یہی ہے کہ تخلق باخلاق اللّٰہ کرے یعنی جو اخلاق فاضلہ خدا میں ہیں اور صفات ہیں ان کی حتّی المقدور اتباع کرے اور اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے رنگ میں رنگین کرنے کی کوشش کرے۔ مثلاً خدا تعالیٰ میں عفو ہے، رحم ہے، حلم ہے، کرم ہے، انسان بھی رحم کرے، حلم کرے لوگوں سے کرم کرے۔ خدا تعالیٰ ستار ہے، انسان کو بھی ستاری کی شان سے حصہ لینا چاہئے۔ اور اپنے عیوب اور معاصی کی پردہ پوشی کرنی چاہئے۔ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ جب کسی کی بدی یا نقص دیکھتے ہیں، جب تک اس کی اچھی طرح سے تشہیر نہ کرلیں ان کا کھانا ہضم نہیں ہوتا۔ حدیث میں آیا ہے کہ جو اپنے بھائی کے عیب چھپاتا ہے خدا تعالیٰ اس کے عیب کی پردہ پوشی کرتا ہے انسان کو چاہئے کہ شوخ نہ ہو۔ بے حیائی نہ کرے۔ مخلوق سے بدسلوکی نہ کرے، محبت اور نیکی سے پیش آوے“ (ملفوظات جلد ۵ صفحہ 9-608 الحکم 18 مئی 1908ء)

”بات یہ ہے کہ ابھی جماعت کی ابتدائی حالت ہے بعض کمزور ہیں جیسے سخت بیماری سے کوئی اٹھتا ہے بعض میں کچھ طاقت آگئی ہے۔ پس چاہئے کہ جسے کمزور پاوے اسے خفیہ نصیحت کرے۔ اگر نہ مانے تو اس کے لئے دعا کرے اور دونوں باتوں سے فائدہ نہ ہو تو قضا و قدر کا معاملہ سمجھے۔ جب خدا تعالیٰ نے ان کو قبول کیا ہوا ہے تو تم کو چاہئے کہ کسی کا عیب دیکھ کر کے سردست جوش نہ دکھلایا جاوے ممکن ہے کہ وہ درست ہو جاوے۔ قطب اور ابدال سے بھی بعض وقت کوئی عیب سرزد ہو جاتا ہے۔ بلکہ لکھا ہے القطب قد یزنی کہ قطب سے بھی زنا ہو جاتا ہے۔ بہت سے چور اور زانی آخرکار قطب اور ابدال بن گئے۔ جلدی اور عجلت سے کسی کو ترک کر دینا ہمارا طریق نہیں ہے۔ کسی کا بچہ خراب ہو تو اس کی اصلاح کیلئے پوری کوشش کرتا ہے ایسے ہی اپنے کسی بھائی کو ترک نہ کرنا چاہئے بلکہ اس کی اصلاح کی پوری کوشش کرنی چاہئے۔ قرآن کریم کی تعلیم یہ ہرگز نہیں ہے کہ عیب دیکھ کر اسے پھیلاؤ۔ اور دوسروں سے تذکرہ کرتے پھرو بلکہ وہ فرماتا ہے تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ (البلد:18) کہ وہ صبر اور رحم سے نصیحت کرتے ہیں مرحمہ یہی ہے کہ دوسرے کے عیب دیکھ کر اسے نصیحت کی جاوے اور اس کیلئے دعا بھی کی جاوے۔ دعا میں بڑی تاثیر ہے۔ اور وہ شخص بہت ہی قابل افسوس ہے کہ ایک کے عیب بیان تو سو مرتبہ کرتا ہے لیکن دُعا ایک مرتبہ بھی نہیں کرتا۔ عیب کسی کا اس وقت بیان کرنا چاہئے جب پہلے کم از کم چالیس دن اس کیلئے رو رو کر دُعا کی ہو۔

سعدی کا قول لکھا ہے کہ خدا داند بپوشد و ہمسایہ نداند و بخروشد کہ خدا تعالیٰ تو جان کر پردہ پوشی کرتا ہے مگر ہمسایہ کو علم نہیں ہوتا اور شور کرتا پھرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا نام ستار ہے تمہیں چاہئے کہ تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰهِ بنو ہمارا یہ مطلب نہیں ہے کہ عیب کے حامی بنو بلکہ یہ کہ اشاعت اور غیبت نہ کرو کیونکہ کتاب اللہ میں جیسا آگیا ہے تو یہ گناہ ہے کہ اس کی اشاعت اور غیبت کی جاوے۔ شیخ سعدی کے دو شاگرد تھے ایک ان میں سے حقائق اور معارف بیان کیا کرتا تھا۔ دوسرا جلا بھنا کرتا تھا آخر پہلے نے سعدی سے بیان کیا کہ جب میں کچھ بیان کرتا ہوں تو دوسرا جلتا ہے اور حسد کرتا ہے شیخ نے جواب دیا کہ ایک نے راہ دوزخ اختیار کی کہ حسد کیا اور تو نے غیبت کی۔ غرض یہ کہ یہ سلسلہ چل نہیں سکتا۔ جب تک رحم، دعا، ستاری اور مرحمہ آپس میں نہ ہو“ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 61-60 البدر 8 جولائی 1904ء)

”میرا یہ مذہب ہے کہ جو شخص عہد دوستی باندھے مجھے اس عہد کی اتنی رعایت ہوتی ہے کہ وہ شخص کیسا ہی کیوں نہ ہو اور کچھ ہی کیوں نہ ہو جائے میں اس سے قطع تعلق نہیں کرسکتا۔ ہاں اگر وہ خود قطع تعلق کردے تو ہم لاچار ہیں۔ ورنہ ہمارا مذہب تو یہ ہے کہ اگر ہمارے دوستوں میں سے کسی نے شراب پی ہو اور بازار میں گرا ہوا ہو تو ہم بلا خوف لومۃ لائم لوگوں کی ملامت کے بغیر کسی خوف کے بغیر اسے اٹھا کر لے آئیں گے۔ عہد دوستی بڑا قیمتی جوہر ہے اس کو آسانی سے ضائع نہیں کر دینا چاہئے اور دوستوں کی طرف سے کیسی ہی ناگوار بات پیش آئے اس پر اغماض اور تحمل کا طریق اختیار کرنا چاہئے“

(سیرت طیبہ صفحہ 58)

Entrance Exam Dates-2007

1. AMU (Medical) — 3rd May
2. AFMC — 6th May
3. Karnataka CET — 9th May
4. BHU (Screening) — 9th May
5. AMU (Engineering) — 10th May
6. VMMC — 12th May
7. BVP (Medical) — 12th May
8. CBSE (Mains) — 13th May
9. Maharashtra CET — 17th May
10. DUMET — 20th May
11. CMC (Ludhiana) — 21st May
12. UP- CPMT — 22nd May
13. BVP- (Engg) — 26th May
14. JIPNER — 27th May
15. Orissa JEE — 27th May
16. AJMS — Ist June
17. BHU (Mains) — 17th June
18. St. Johns National Academy of Health Science - 20th June

(Source: Chemistry Today- April 2007 Issue)

(Nazir Taleem Qadian)

الرحیم جیولرز

پروپرائیٹر۔ سید شوکت علی اینڈ سنز

پتہ: خورشید کلاتھ مارکیٹ

حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون 629443

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

اذکرو امواتکم بالخیر۔

افسوس! محترم سید علام الدین شاہ قادری وفات پاگئے

خاکسار کے والد محترم سید علام الدین احمد شاہ قادری Retired Deputy Collector Magistrate Ist Class سابق صدر جماعت احمدیہ سونگھڑہ مورخہ 17.4.07 بروز منگل دن کے 9 بجے وفات پاگئے اناللہ وانا الیہ راجعون۔ موصوف والد صاحب نے ایام جوانی میں ہی وصیت کی۔ آپ نہایت تقویٰ شعار تہجد گزار صوم صلوٰۃ کے پابند بہت ہی انتظامی امور کے صلاحیت رکھنے والے وجیہہ شخصیت کے مالک تھے اور تمام عمر اسلام احمدیت کی تبلیغ میں زندگی گزاری۔ دینی علوم میں بہت زیادہ دسترس تھی۔ انگریزی، اردو، عربی، فارسی، دینی علم میں کافی مہارت رکھتے تھے۔ ہر جماعتی جلسہ جلوس اجتماع وغیرہ میں شمولیت کرتے تھے۔ والد صاحب محترم نے باوجود اعلیٰ دنیاوی عہدوں کے درویشانہ زندگی گزاری۔ والد صاحب کا حلقہ احباب کافی وسیع تھا اور خاکساری، عاجزی اور فروتنی کی وجہ سے لوگ کافی عزت بھی کرتے تھے۔ دوران ملازمت جس علاقہ میں بھی رہے وہاں احمدیت کی خوبصورت تعلیم کو اُجاگر کیا۔ آپ کوئی بھی کام ہو خود کرتے کبھی کسی شخص کو حکم نہیں دیتے کہ یہ کام کرو۔ رامکاپور سونگھڑہ جو آبائی وطن ہے وہاں کئی بار غیر احمدی مولویوں سے احمدیت پر بحث مباحثہ ہوتا رہا، اسلام اور احمدیت کی اہم کتب اور حضرت مسیح موعودؑ کی تمام کتب کا مطالعہ کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو چار خلفاء سے شرف ملاقات بخشا۔ حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ سے 2005ء میں باوجود کمزور صحت کے شرف ملاقات حاصل کی مرحوم کی نماز جنازہ بعد مغرب وعشاء آپ کے آبائی قبرستان رامکاپور میں صوبائی امیر مکرم سید طاہر احمد صاحب نے پڑھائی اور وہیں مدفون بھی ہوئے کافی افراد جنازہ میں شامل ہوئے۔ غیر احمدی اور غیر مسلم احباب بھی شریک ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے سب بھائی بہنوں رشتہ داروں کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ (سید فرید الدین احمد شاہ قادری بھونیشور اڑیسہ)

دعائے مغفرت

افسوس! محترمہ فرحت النساء صاحبہ اہلیہ مکرم قریشی عظمت اللہ صاحب سیکرٹری دعوت الی اللہ بنگلور مورخہ 23 مارچ کو بروز جمعۃ المبارک اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے بعمر 52 سال وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کے خاوند اور بچے نماز جمعہ کی ادائیگی کیلئے مسجد آگئے ہوئے تھے مرحومہ نے دوپہر کا کھانا بھی پکایا اور گھر پر ہی نماز ادا کی اور گھر کے بالائی حصہ میں آرام کرنے گئیں۔ جب بیٹا انس احمد نماز جمعہ سے واپس گھر گیا تو والدہ صاحبہ کو فوت شدہ پایا۔ مرحومہ نیک اور صوم وصلوٰۃ کی پابند، منکسر المزاج اور مہمان نواز تھیں۔ اُن کے ایک بھائی مکرم قریشی نشاط احمد صاحب کے علاوہ باقی رشتہ دار غیر احمدی ہیں۔ چھ ماہ قبل وصیت کے بابرکت نظام میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔ دوسرے دن خاکسار نے نماز جنازہ پڑھائی اور احمدیہ قبرستان بنگلور میں تدفین عمل میں آئی۔ بعد تدفین محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ بنگلور نے دُعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں مقام قرب عطا فرمائے اور سب لواحقین و پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (محمد کلیم خان مبلغ سلسلہ بنگلور)

سیکرٹریان تعلیم متوجہ ہوں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کے عہدیداران کو اپنے فرائض احسن رنگ میں ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ حضور نے فرمایا ہے کہ عہدہ صرف برائے نام نہ رکھا جائے بلکہ عہدہ کا حق ادا کرنا چاہئے۔ لہٰذا تمام اُمراء کرام وصدر صاحبان جماعت سے درخواست ہے کہ اپنی جماعتوں کے سیکرٹریان تعلیم کو شعبہ تعلیم کے ذیل کے اہم امور کے مکمل کرنے کے بارے میں تاکید کریں نیز نظارت کو اپنی رپورٹ بھجوائیں۔

۱۔ جو بچے سکول جانے کی عمر کے ہیں اور اسکول نہیں جارہے ہیں تو ان کو سکول میں داخل کروانے کا انتظام کریں۔

۲۔ جماعت احمدیہ کے ہر بچہ کا کم از کم تعلیمی معیار حضور انور کی طرف سے ہائر سیکنڈری تک مقرر کیا گیا ہے لہٰذا ہر بچہ / بچی اپنی تعلیم 2+ کلاس تک ضرور مکمل کرے۔

۳۔ غریب طلباء جو اپنی تعلیم میٹرک تک حاصل نہیں کر سکتے، ان طلباء کے والدین اگر امداد کے مستحق ہیں تو ان کو امداد تعلیمی دئے جانے کے معاملات مقامی صدر جماعت کی معرفت نظارت ہذا میں ارسال کریں تا کہ ان کو امداد تعلیمی اور وظائف تعلیمی دئے جانے کے بارہ میں غور کیا جائے۔

۴۔ غریب والدین کے بچے جو ٹیوشن پڑھ نہیں سکتے جماعت کے تعلیم یافتہ افرادان کو اپنا وقت دیکر اس کار خیر کے ذریعہ ثواب حاصل کر سکتے ہیں ایسی فری ٹیوشن کلاسز کا مستقل طور پر، جہاں بھی ضرورت ہو جماعتوں میں انتظام ہونا چاہئے۔

۵۔ ہر جماعت میں ایک بک بینک قائم ہو، تا کہ غریب طلباء کو کتب مہیا ہو سکیں۔

۶۔ طلباء کو گرمیوں کی چھٹیاں ہوتی ہیں تو ان چھٹیوں میں ایسے سکول کے طلباء کو دینیات، اردو، سائنس، Math اور انگریزی پڑھانے کا عارضی انتظام ہونا چاہئے۔

۷۔ سیکرٹری تعلیم کو طلباء کی راہنمائی کیمپ یعنی Counselling کا اپنی جماعت میں کم از کم سال میں دوبار انعقاد کرنا چاہئے۔ اس میں خاص کر دسویں اور بارویں کلاس میں پڑھ رہے طلباء کو مختلف تعلیمی شعبہ جات کے کورسوں کے بارے معلومات فراہم کی جائیں تا کہ طلباء کی راہنمائی ہو کہ ان کو آئندہ مستقبل میں کون سا کورس کرنا چاہئے جس کے ذریعہ ان کو مستقبل میں ملازمت ملنے میں آسانی ہو۔ ایسے تعلیمی راہنمائی کیمپ مقامی جماعت / مجلس خدام الاحمدیہ کے تعاون سے منعقد کئے جائیں۔

موجودہ تعلیمی سال خلافت جوبلی کا سال بھی ہے اس لئے ہر سیکرٹری تعلیم کو ہر طالب علم کی بہتر رنگ میں نگرانی رکھنی چاہئے کہ طلباء سالانہ امتحان میں اچھے نمبرات لیکر ریکارڈ قائم کریں۔ یہ خلافت جوبلی کیلئے ایک بہتر تحفہ ہوگا۔

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

درخواست دعا

اللہ تعالیٰ کے فضل سے غنچہ پاڑہ گرام پنچایت میں پہلی مرتبہ مکرم ناصر احمد علی خان ولد مکرم کینا خان صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ غنچہ پاڑہ منتخب ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ موصوف و جماعت کیلئے یہ عہدہ مبارک کرے اور انہیں خدمت انسانیت کی توفیق بخشے۔ آمین۔ (انصار علی خان معلم سلسلہ شولاپور)

وقف اولاد

احباب جماعت احمدیہ بھارت کی اطلاع کیلئے اعلان ہے کہ الحمد للہ تحریک جدید میں وقف اولاد کی کاروائی کی جاتی ہے جیسا کہ قبل ازیں بھی اعلان کیا جاچکا ہے کہ جن والدین کے بچے وقف نو کی مبارک تحریک میں کسی وجہ سے رجسٹریشن نہیں پاسکے ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ وقف اولاد کے تحت ان کے بچے آئیں تو وہ دفتر تحریک جدید قادیان سے مقررہ فارم منگوا کر اُسے پر کر کے بھجوا سکتے ہیں۔ اس شعبہ کی نگرانی بھی ہمارے پیارے حضور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرما رہے ہیں۔ ابھی حال ہی میں اس عاجز کے نام پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا درج ذیل مکتوب گرامی موصول ہوا ہے۔

زیر نمبر VM1010 بتاریخ 14.4.07

مکرم وکیل الاعلیٰ صاحب تحریک جدید قادیان!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

’’آپ کی طرف سے تحریک جدید میں وقف اولاد کے تحت ہونے والے 36 بچوں کے متعلق اطلاع زیر نمبر TJ/431 ملی جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ ان بچوں کے والدین کو ان کی صحیح تربیت اور بہتر طور پر پرورش کی توفیق دے اور بچوں کو نیک اور خادم دین بنائے۔ والسلام

خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-6222
2248-16622243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلصَّلٰوۃُ ھِیَ الدُّعَآءُ

(نماز ہی دعا ہے)

منجانب
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

2 and 3 Bed Rooms Flat
Independant House
All Facilities Available
Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall
Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936
at Qadian Near Jalsa Gah
Flat Available
Contact : Deco Builders
Shop No, 16, EMR Complex
Opp. Ramakrishna Studio, Nacharam
Hyderabad-76, (A.P.) INDIA
Ph. 040-27172202, 0924618281, 098491-28919

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت 16179 :: میں عطاالعلیم ملکانہ ولد مولوی عبدالکریم ملکانہ قوم احمدی مسلمان پیشہ کارکن عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 15.10.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ 3112 روپے ہے۔ زائد آمد پیننگ ماہانہ 1000 روپےمیں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1-10-05 سے نافذ کی جائے۔

گواہ فرید احمد قریشی العبد عطاء العلیم ملکانہ گواہ محمد اقبال ناصر

وصیت 16298 :: میں محمد عمران خان ولد امر خان قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 21 سال تاریخ بیعت 1999 ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 26.11.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از...... ماہانہ......روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ دلاور خان العبد محمد عمران خان گواہ سرلیش خان

وصیت 16299 :: میں عطاء اللہ نصرت ولد ماسٹر رحمت اللہ ملک قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 34 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.12.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ ننگل باغبانان قادیان میں 12 مرلے کا پلاٹ ہے قیمت 132000 روپے۔ آبائی جائیداد میں بھدرواہ میں ایک مکان ہے یہ مکان مشترکہ ہے والدین کے علاوہ دو بھائی تین بہنیں حصہ دار ہیں اندازاً قیمت تین لاکھ روپے۔ آبائی جائیداد میں قادیان احمدیہ محلہ میں ایک مکان ہے یہ مکان بھی مشترکہ ہے اندازاً قیمت ڈیڑھ لاکھ روپے۔ والدین حیات ہیں، میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ 3982 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ملک محمد مقبول طاہر العبد عطاء اللہ نصرت گواہ رفیق احمد مالا باری

وصیت 16300 :: میں سیدہ امۃ الحلیم زوجہ ڈاکٹر طارق احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 44 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 6.12.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ زیور سونے کے ہار 43 گرام قیمت 29240 روپے۔ چین 10 گرام 6800 روپے چین 28.370 گرام قیمت 19244 روپے۔ لوکٹ چین 15.300 گرام قیمت 5200 کانٹا 11.800 گرام قیمت 8024 روپے کان کا رنگ 4.400 گرام 2992 روپے۔ انگشتری 1.200 گرام قیمت 816 روپے۔ کل 114.070 گرام کل قیمت 72316 روپے۔ چاندی کا زیور سیٹ 52 گرام قیمت 722 روپے۔ حق مہر کے بدلے 24 مرلہ زمین کاہلواں (قادیان) میں ہرچووال روڈ پر جس کی قیمت 240000 ہے دی گئی ہے۔ میرا گزارا آمد از جیب خرچ سالانہ 4000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت دسمبر 2005ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ محسن خان الامۃ سیدہ امۃ الحلیم گواہ ڈاکٹر طارق احمد

وصیت 16306 :: میں ھبۃ الکریم بنت مولوی محمد اسماعیل الہی قوم احمدی مسلمان پیشہ طالبہ عمر 19 سال وقف نو نمبر 1217A پیدائشی احمدی ساکن کوچین ڈاکخانہ کوچین ضلع ارناکلم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.8.04 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے طلائی کنگن 8 گرام، بالی چار گرام، ہار چار گرام زیور طلائی کل ۱۶ گرام جس کی قیمت 8850 روپے ہے۔ میرا گزارا آمد از جیب خرچ ماہانہ 200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد اسماعیل الہی الامۃ ھبۃ الکریم گواہ کے اے اقبال

وصیت 16307 :: میں عبدالسلام طارق ولد محمد عبداللہ صاحب نانبائی قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن بیوت الحمد کالونی ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.9.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ 2850 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد العبد عبدالسلام طارق گواہ محمد احسن

وصیت 16308 :: میں عامر مقبول ولد ظہور احمد رفیقی قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 5.12.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از جیب خرچ ماہانہ 470 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ سید احیاء الدین العبد عامر احمد مقبول گواہ شمیم احمد غوری

وصیت 16309 :: میں لقمان قادر بھٹی استاد جامعہ احمدیہ ولد محمد صادق ساجد قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 6.12.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ 3094 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1-1-06 سے نافذ کی جائے۔

گواہ سید کلیم احمد عجب شیر العبد لقمان قادر بھٹی گواہ محمد انور احمد

وصیت 16310 :: میں شازیہ عفت ولد مولوی نورالاسلام قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.12.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از خورد ونوش سالانہ 3600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ نورالاسلام الامۃ شازیہ عفت گواہ حبیب احمد طارق

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان
Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 56 | Thursday | 03rd May 2007 | Issue No.18

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 250/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

اسلام کی پاک تعلیم کا خوبصورت چہرہ وہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے سامنے پیش کیا اور جس کو صحابہؓ نے اپنی زندگیوں میں ڈھالا

اگر ہم خدا تعالیٰ کے وصال کی اور خود کو اس پاک ذات سے جوڑنے کی خواہش رکھتے ہیں تو ہمیں بھی اپنے اندر ایسے پاک نمونے قائم کرنے ہوں گے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضور انور خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 27 اپریل بمقام مسجد فضل لندن

تشہد وتعوذ وسورۃ فاتحہ کی تلاوت کی بعد سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آیت قرآنی قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّکَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ (النحل: 103) یعنی تو کہہ دے کہ اسے روح القدس نے تیرے رب کی طرف سے حق کے ساتھ اتارا ہے تا کہ وہ ان لوگوں کو ثبات بخشے جو ایمان لائے۔ اور فرمانبرداروں کیلئے ہدایت اور خوشخبری ہو۔ پھر فرمایا اللہ تعالیٰ کی باقی صفات کی طرح صفت قدوس سے بھی سب سے زیادہ فیض پانے اور اسے اپنے پر نافذ کرنے کے لحاظ سے سب سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے آپؐ ہی کامل انسان اور کامل نبی تھے جس نے اللہ کا رنگ اپنے پر چڑھایا اور اللہ نے بھی سب سے زیادہ آپ کو ہی اپنی صفات سے متصف بتایا۔ ان صفات کا رنگ اپنے اوپر چڑھا کر آنحضرت ﷺ نے اپنی امت کو مختلف رنگوں میں نصیحت فرمائی کہ وہ اس پاک ذات سے اپنے آپ کو جوڑے اور اس کا فیض حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ حضور انور نے فرمایا آج میں اس ضمن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض احادیث بیان کروں گا جس میں آپؐ نے مومنوں کو نصیحت فرمائی ہے کہ وہ اس قدوس ذات سے اپنا تعلق جوڑیں اور خود پاک ہو کر اس پاک ذات کو حاصل کرنے کی کوشش کریں یہ باتیں آج کے اس زمانہ میں آنحضرت ﷺ کی قوت قدسی کا نشان ہیں۔ ایک موقعہ پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تسبیح کو، تہلیل کو اور تقدیس کو لازم پکڑو یعنی ہر وقت سبحان اللہ لا الہ الا اللہ اور اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی کو بیان کرتے رہا کرو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ سبحان الملک القدوس پڑھتے تھے۔ یعنی پاک ہے ہمارا قدوس بادشاہ۔ آنحضرت ﷺ جب وتر نماز پڑھتے تو پہلی سورۃ میں سورۃ الاعلیٰ اور دوسری میں سورۃ الکفرون اور تیسری میں سورۃ اخلاص پڑھتے اور سلام پھیرنے کے بعد تین مرتبہ فرماتے سبحان الملک القدوس۔ حضور نے فرمایا کہ قدوس کا فیض اور اللہ کی تقدیس بیان کرنا ہر عہدے دار اور ہر نگران کیلئے فرض ہے۔ اور ہر اس شخص کیلئے جس پر ضرورت مندوں کے حقوق ادا کرنا ہے، فرض ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کا یہ عالم تھا کہ اس پاک ذات سے تعلق کے نتیجہ میں بعض دفعہ کم زاد راہ کو دعاؤں کی برکت سے ایک بڑے لشکر کے لئے پورا کر دیا اور اس زاد راہ میں ایسی برکت پڑ گئی کہ اس سے تمام صحابہ سیر ہو گئے۔ آپ ہی کی قوت قدسیہ کا آپ کے صحابہ پر یہ اثر تھا کہ وہ آپ کے مطیع و فرمانبردار رہتے اور بلا چوں وچرا کئے آپ کے ہر حکم کی پیروی کرتے۔ احادیث میں آتا ہے کہ جس روز شراب حرام ہوئی صحابہ کی ایک ایک محفل میں شراب کا دور چل رہا تھا جب انہوں نے ایک منادی کرنے والے کی آواز کو سنا کہ آج سے شراب کو حرام قرار دے دیا گیا ہے تو انہوں نے بجائے اس تحقیق کے کہ واقعی شراب حرام ہو گئی ہے یا نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے آنے والی اس منادی کی آواز پر اپنے شراب کے مٹکوں کو توڑ دیا، آپ کی قوت قدسیہ نے آپ کے ماننے والوں کی سوچوں میں ایسی تبدیلی پیدا کر دی تھی کہ ان کا ہر ایک فعل خدا تعالیٰ کی رضا کیلئے تھا چنانچہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق آتا ہے کہ ایک دفعہ جب آپ اسلام دشمن کافر کے سینہ پر چڑھ گئے اور اس نے آپ کے چہرہ پر تھوک دیا تو آپ فوراً اس کے سینہ کے اتر گئے۔ پوچھنے پر بتایا کہ میں تو اللہ کی خاطر لڑ رہا تھا لیکن جب اس نے تھوکا تو اس میں میرا نفس بھی ملوث ہو گیا۔ یہ میں نہیں چاہتا کہ اپنے نفس کی خاطر کسی سے لڑوں۔ اسلام کی پاک تعلیم کا خوبصورت چہرہ وہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے سامنے پیش کیا اور جس کو صحابہؓ نے اپنی زندگیوں میں ڈھالا۔ اگر ہم خدا تعالیٰ کے وصال کی اور خود کو اس پاک ذات سے جوڑنے کی خواہش رکھتے ہیں تو ہمیں بھی اپنے اندر ایسے پاک نمونے قائم کرنے ہوں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے قبل عربوں کی یہ حالت تھی کہ وہ اس قدوس ذات سے کوسوں دور تھے، ہر عیب ان میں موجود تھا اور ہر ایک نیکی سے وہ خالی تھے، عورتوں اور بچوں کو قتل کر دیتے شراب خوری اور زنا ان میں عام تھا، کسی کی عزت ان کے ہاتھوں سے محفوظ نہ تھی۔ لیکن قرآن مجید کی پاک تعلیم اور آنحضرت ﷺ کے پاک نمونے نے ان کا تعلق قدوس ذات کے ساتھ جوڑ دیا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج ہم نے بھی آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق آنے والے امام کے ہاتھ پر بیعت کر کے اس قدوس ذات سے اپنا تعلق جوڑا ہے۔ اس کے نظارے ہم انفرادی اور اجتماعی طور پر آج بھی دیکھ رہے ہیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اس امام کی قوت قدسیہ کے طفیل آج بھی ساری جماعت کے دلوں کو جوڑ رکھا ہے۔ اور سب خلیفۂ وقت کے مطیع اور فرمانبردار ہیں، خلیفۂ وقت کیلئے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی محبت بھر دی ہے۔ اور خلیفۂ وقت کے دل میں لوگوں کی محبت بھر دی ہے۔ یہ انعام جو خدا تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمایا ہے اس کے نتیجہ میں ہم پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ہم اپنی زندگیوں میں خدائے قدوس کے جلوؤں کو دیکھنے والے بن جائیں اور یہ تبھی ممکن ہو سکے گا کہ ہم خود کو اس پاک ذات سے جوڑنے کیلئے پاک اور صاف بن جائیں۔

خطبہ ثانیہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کیلئے دُعا کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ کو چند روز قبل دل کا دورہ ہوا ہے ڈاکٹر فکرمند ہیں۔ ان کیلئے دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے اور شفائے کاملہ عطا فرمائے۔ بڑی قربانی کرنے والے وجود ہیں۔

☆☆☆

جلسہ سالانہ قادیان کی تاریخوں میں تبدیلی

اب جلسہ مورخہ 29-30-31 دسمبر 2007ء کو منعقد ہوگا

قبل ازیں جلسہ سالانہ قادیان 2007ء کے تعلق سے یہ اطلاع دی جا چکی ہے کہ یہ جلسہ مورخہ 27,28,29 دسمبر کو منعقد ہوگا۔ اب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہی منظوری سے احباب جماعت کی اطلاع کیلئے یہ اعلان کیا جارہا ہے کہ:۔ 116واں جلسہ سالانہ قادیان عید الاضحیٰ کی تقریب سعید (جو انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ 20/21 دسمبر کو ہوگی) کے پیش نظر مورخہ 29-30-31 دسمبر 2007ء بروز ہفتہ اتوار، سوموار منعقد ہوگا۔

مجلس مشاورت: نیز انیسویں مجلس مشاورت جلسہ سالانہ کے معابعد مورخہ یکم جنوری 2008ء بروز منگل وار منعقد ہوگی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک للہی جلسہ میں شرکت کیلئے ابھی سے نیت کر کے دعاؤں کے ساتھ تیاری شروع کریں اور جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی نیز مبارک ہونے کیلئے دعائیں بھی کرتے رہیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)